تقویۃ الایمان

تالیف

الشاہ اسماعیل الشہید الدہلوی

ناشر الدار السلفیۃ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقویۃ الایمان

تالیف

الشاہ اسماعیل الشہید الدہلوی

تصحیح وتقدیم

مولانا مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ مطبوعات الدار السلفیہ نمبر ۵۶

نام کتاب	:	تقویۃ الایمان
مؤلف	:	شاہ اسماعیل شہید الدہلویؒ
تصحیح وتقدیم	:	مولانا مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السلفیہ ممبئی-۸
تعداد اشاعت (بارہویں بار)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	دسمبر ۲۰۰۲ء
قیمت	:	۳۰ روپئے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی-۳

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	کچھ مؤلف اور کتاب کے بارے میں	۸
۲	تقویۃ الایمان کے موجودہ ایڈیشن کی خصوصیات	۱۱
۳	تقویۃ الایمان	۱۲
۴	قرآن سے روکنے کی شیطانی چال	۱۳
۵	مریضوں کو طبیب کی ضرورت ہے	۱۴
۶	ایمان کے دو جزء ہیں	۱۵
۷	اقتدار کس کی کرنی چاہیئے ؟	۱۵
	پہلا باب	
	توحید و شرک کے بیان میں	
۸	شرک کی مختلف شکلیں	۱۶
۹	مسلمان جاہلوں کا قدیم مشرکین کی تقلید کرنا	۱۷
۱۰	اہل جاہلیت کے شرک و ضلالت کی حقیقت	۲۰
۱۱	شرک کی حقیقت	۲۰
۱۲	اشیائے کائنات کا علم صرف اللہ کی خاصیت ہے	۲۲
۱۳	تصرف اور قدرتِ کاملہ صرف اللہ کی خصوصیت ہے	۲۳
۱۴	عبادت کے اعمال اور شعائر اللہ کے ساتھ خاص ہیں	۲۴
۱۵	بندگی کے لئے تعظیم اللہ کے ساتھ خاص ہے	۲۵

Www.IslamicBooks.Website

پہلی فصل
شرک سے بچنے کے بیان میں

۱۶	شرکِ جلی اللہ کے خلاف بغاوت ہے جس سے غیرت الٰہی کو جوش آتا ہے	۲۹
۱۷	اللہ صرف اپنے لئے خالص عمل کو قبول کرتا ہے	۳۱
۱۸	عالم ارواح کا عہد و میثاق	۳۱
۱۹	ایک شبہ کا ازالہ	۳۴
۲۰	فتنہ و آزمائش کے وقت توحید پر پختہ یقین اور استقامت	۳۴
۲۱	غلام کا دوسرے کی طرف مائل ہوجانا بے غیرتی اور غداری ہے	۳۶
۲۲	موحد اپنے گناہ سے توبہ کرے تو اللہ اس کو معاف کردے گا لیکن مشرک عابد کی توبہ کبھی قبول نہ ہوگی	۳۶

دوسری فصل
اشراک فی العلم کے رد میں

۲۳	غیب کا علم صرف اللہ کو ہے	۳۹
۲۴	جس نے اپنے لئے غیب کا دعویٰ کیا، یا کسی اور کے لئے مستقل طور پر غیب کا اعتقاد رکھا وہ جھوٹا گنہ گار ہے	۴۰
۲۵	آئندہ کا حال قطعیت کے ساتھ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا	۴۲
۲۶	مُردوں کو دُور یا نزدیک سے دُعا کے لئے پکارنا اشراک فی العلم ہے	۴۳
۲۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل نہیں تھا	۴۴
۲۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بابت علم غیب کی نسبت اشارتک میں پسند نہیں کی	۴۶

Www.IslamicBooks.Website

تیسری فصل

اشراک فی التصرف کے رد میں

۲۹ اللہ کے بارے میں اہل جاہلیت کا عقیدہ اور ان کے شرک کی حقیقت ۵۰
۳۰ مسلمانوں کو تنبیہ کرنا کہ اپنے نبی اور اولیاء کے بارے میں مشرکین کی تقلید سے بچیں ۵۰
۳۱ انبیاء اور خواصِ اُمّت عالم میں تصرف سے عاجز ہیں ۵۱
۳۲ سفارش قبول کرنے کے سلسلہ میں بادشاہوں اور اُمراء کی عادت ۵۲
۳۳ حقیقی اسلامی شفاعت ۵۵
۳۴ اللہ کے سوا کسی کی حمایت و حفاظت کی ضرورت نہیں ۵۷
۳۵ اللہ کے نیک بندے اللہ سے صرف دعا اور سوال ہی کی طاقت رکھتے ہیں ۵۹
۳۶ ضعیف العقیدہ کا خیال منتشر رہتا ہے اور موحّد فکر و خیال کا اٹل ہوتا ہے ۵۹
۳۷ اللہ تعالیٰ کو دنیا کے بادشاہوں پر قیاس مت کرو، سب حاجتیں براہ راست اسی سے مانگو ۶۰
۳۸ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو تنبیہ فرمائی کہ میرے ساتھ اپنی رشتہ داری پر بھروسہ مت کرنا، عمل کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوگی ۶۱

چوتھی فصل

اشراک فی العبادۃ کے رد میں

۳۹ توحید خالص کی دعوت اور قدیم و جدید شرک کی تردید ۶۴
۴۰ ہر قسم کے سجدے صرف اللہ ہی کے لئے جائز ہیں ۶۵
۴۱ اللہ کے صالح بندوں کے بارے میں معتقدین کا گمراہ کن عقیدہ ۶۶

Www.IslamicBooks.Website

۴۲ ارکانِ حج اور انتہائی تعظیم کے اعمال بیت اللہ اور حرم کے ساتھ خاص ہیں ۶۷

۴۳ حج اور اس کے اعمال بیت اللہ کے سوا کہیں اور کرنے جائز نہیں ۶۸

۴۴ بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑنا اور ان کے احترام میں جانوروں کو ذبح کرنا انھیں ان کے نام نذر کرنا سب حرام ہے ۶۸

۴۵ خیالی شخصیتیں اور بھانت بھانت کے شریک ۶۹

۴۶ خشوع اور خضوع کے ساتھ تعظیم اللہ ہی کا حق ہے ۷۱

۴۷ اپنے تراشے ہوئے بتوں کی عبادت ۷۲

۴۸ تقرب اور تعظیم کے لئے جانور ذبح کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے ۷۳

۴۹ آخر زمانہ میں جاہلیت کے عقائد و عادات مسلمانوں میں رائج ہو جائیں گے ۷۴

۵۰ آخر زمانہ میں شیطان کا فتنہ ۷۶

پانچویں فصل

اشراک فی العادات کے رد میں

۵۱ بت پرستی اور ضعیف الخیالی کے نظریات میں عورتوں کو دیوی دیوتا بنانا اور مسلمانوں کا اُن کی تقلید کرنا ۷۸

۵۲ مشرکین کا نعمت الٰہی سے انکار کرنا اور غیر اللہ کی ہر طرح تعظیم و شکر بجالانا ۸۰

۵۳ حق اللہ میں کمی کرنا اور غیروں پر اُسے ترجیح دینا ۸۱

۵۴ اپنی طبیعت سے شریعت بنانا ۸۲

۵۵ ستاروں اور نچھتر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے دنیا کے حالات پر اثر پڑتا ہے کھلا ہوا شرک ہے ۸۵

Www.IslamicBooks.Website

۵۶	نجومیوں اور کاہنوں پر اعتماد رکھنا کفر ہے	۸۶
۵۷	اہل جاہلیت کے کمزور عقیدے اور ان کے مقلد مسلمان	۸۷
۵۸	اللہ کی شان میں جہالت اور بے ادبی کی بات پر چپ رہنا جائز نہیں	۹۱
۵۹	یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا حرام ہے	۹۳
۶۰	ایسے نام رکھنے کی ترغیب دینا جن میں توحید کا نشان واضح ہو اور مشتبہ ناموں کے رکھنے سے پرہیز کرنا	۹۴
۶۱	غیر اللہ کی قسم کھانی شرک ہے	۹۶
۶۲	جس جگہ کوئی بت ہو یا جاہلیت کا کوئی تہوار منایا جاتا ہو وہاں اللہ کے نام کی نذر پوری کرنا یا جانور ذبح کرنا جائز نہیں	۹۷
۶۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کمی بیشی کرنا منع ہے	۹۸
۶۴	شرک کے مشابہ کلمات بولنے کی ممانعت	۱۰۰
۶۵	نصاریٰ کی طرح اپنے نبی کو بڑھانا اور ان کے بارے میں غلو کرنا منع ہے	۱۰۱
۶۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں غلو اور مبالغہ کر کے آپ کو اذیت پہونچانا	۱۰۶

Www.IslamicBooks.Website

کچھ مؤلف اور کتاب کے بارے میں

مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

عالم کبیر، مجاہد فی سبیل اللہ، الشہید مولانا اسماعیل بن عبد الغنی بن ولی اللہ بن عبد الرحیم الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے ان چند گنے چُنے افراد میں سے تھے جو انتہائی ذکی، فطین، شہ زور، شجاع، قوی اور دین میں پہاڑ کی طرح سخت اور مضبوط اور عقیدۂ توحید کے اظہار و اعلان میں پیغمبرانہ عزم و بصیرت، شجاعت و استقامت کے مالک تھے۔

ولادت:- ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۳ ہجری کو دہلی شہر کے مشہور خاندان ولی اللّٰہی میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا انتقال ہوگیا، اپنے چچا شیخ عبد القادر بن ولی اللہ الدھلوی کی تربیت میں پروان چڑھے۔ ان سے درسی کتابیں پڑھیں، ساتھ ہی اپنے دونوں چچا شیخ رفیع الدین اور شیخ عبد العزیز دہلوی سے بھی استفادہ کیا اور مدتوں ان کی خدمت میں رہ کر تعلیم پائی۔ اس طرح علوم عقلیہ و نقلیہ میں رسوخ اور مہارتِ تامہ حاصل کی اور کم عمری ہی میں یگانۂ روزگار ہوگئے۔

سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت

حصولِ علم کے بعد اپنی طبیعت کی جولانی اور جوشِ جہاد اور جذبۂ دعوت و تبلیغ سے سرشار ہو کر وقت کے مشہور داعئ حق سید احمد بن عرفان الشہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دامنِ عقیدت سے وابستہ ہوگئے۔ انہیں کے ساتھ سنہ ۱۲۳۷ ہجری میں حرمین شریفین کا

Www.IslamicBooks.Website

سفر کیا اور حج و زیارت کی سعادت حاصل کی حج سے واپسی کے بعد دو سال تک ہندوستان کے طول و عرض کا دورہ کیا اور وعظ و تبلیغ سے پورے ملک میں حق و توحید کا ایک نیا عالم پیدا کر دیا۔ ہزاروں افراد نے ہندوانہ و مشرکانہ رسوم و عادات سے توبہ کی، بے نکاحی عورتوں کے نکاح ہوئے، ہزاروں مسلمانوں نے ختنہ کرا لیا، اپنے مشرکانہ نام تبدیل کئے، عقد بیوگان کا رواج عام ہوا، لڑکیوں کے حقوق ادا کئے گئے، قبّہ و مزارات، عَلَم و تعزیوں کے نشانات مٹائے گئے، شرک و بدعات کے خلاف بڑی کامیاب و مؤثر جنگ لڑی، اس طرح ہندوستان میں تاریخ میں پہلی بار اسلام کا صحیح چہرہ نمودار ہوا۔

شہادتِ کبریٰ:۔ ۱۲۴۱ سنہ ہجری میں سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہندوستان کے سرحدی مقامات کی طرف چل پڑے اور جہاد فی سبیل اللہ شروع کیا، بڑے بڑے معرکے سر کئے، خود لشکر ترتیب دیتے تھے اور فوجوں کی کمان کرتے تھے اور بنفس نفیس میدانِ جنگ میں لڑتے تھے۔ یہاں تک کہ باغستان کے علاقہ "بالاکوٹ" میں شہادت پائی۔ رحمہ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً وادخلہ فی فسیح جنانہ۔ آمین۔ آپ کی شہادت ۶ ذی القعدہ ۱۲۴۶ سنہ ہجری میں ہوئی، بالاکوٹ میں آپ کی قبر اب تک معروف و مشہور ہے۔

تصنیفات:۔ مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار کے ساتھ ساتھ قلم سے بھی جہاد کیا اور زبان کے ساتھ ساتھ اپنی تصنیفات سے اسلام کی خدمت کی۔ چنانچہ اُن کے قلم سے بہت سی اہم کتابیں نکلیں جن میں سب سے مقبول و معروف کتاب "تقویۃ الایمان" ہے جو دراصل آپ کے رسالہ "ردّ الاشراک" کے پہلے باب کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب سے ہندوستان میں مسلمانوں کو بڑا عظیم نفع پہونچا اور اس کی آواز گھر گھر گونجی، اس

Www.IslamicBooks.Website

کے ایک ایک جملے کو لوگوں نے حفظ کیا۔ اس کتاب نے زخم پر نشتر کا کام کیا، آپ نے مسلمانوں میں رائج شرک و بدعات کی تمام خفی و جلی صورتوں کو نام لے لے کر اُجاگر کیا اور سب کی نہایت دل نشین اور عام فہم انداز میں نشاندہی کی، بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ "تقویۃ الایمان" اُردو زبان میں ہندوستان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانانِ ہند کو ایک نئی ایمانی زندگی عطا کی اور حق الیقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ "تقویۃ الایمان" مولانا شہید مرحوم کے لئے بہترین علمی صدقہ جاریہ ہے۔ جو اُن کی نجات اور رفع درجات کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

۲۔ **الصّراط المُستَقِیم** :۔ یہ آپ کا ایک فارسی رسالہ ہے جس میں آپ نے اپنے شیخ سیّد احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افادات اور علمی و روحانی فرمودات جمع کئے ہیں اس کتاب میں دو باب ہیں جو مولانا عبد الحئی بڈھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ ہیں۔

۳۔ **ایضاح الحق الصّریح فی احکام المیّت والضریح** :۔ اس موضوع پر سُنّت و بدعت کی وضاحت فرمائی ہے۔

۴۔ **منصب امامت** :۔ یہ منصب نبوت و امامت پر ایک نادر اور لاجواب رسالہ ہے۔

۵۔ **امکان النظیر و امتناع النظیر** :۔ یہ رسالہ بھی فارسی میں ہے۔

۶۔ **اصول فقہ** :۔ عربی زبان میں اصول فقہ پر مختصر رسالہ ہے۔

۷۔ **رَدّ الاشراك وَالبدع** :۔ یہ رسالہ عربی میں ہے جسے دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۸۔ **تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین** :۔ عربی

۹۔ **سلك نور** :۔ اُردو زبان میں

۱۰۔ **عبقات** :۔ فلسفہ و حکمت میں آپ کی مہارت و جودت کا بہترین مرقع۔

Www.IslamicBooks.Website

تقویۃ الایمان کے موجودہ ایڈیشن کی خصوصیات

راقم الحروف نے اس کتاب کو از سرِ نو مرتب کیا ہے، جابجا اس کے قدیم محاورات اور ادق زبان کی تصحیح کی ہے۔

عربی عبارتوں کے ترجمہ میں بالکل ہی جدّت پیدا کی ہے اور اسے ہر طرح عام فہم کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسلسل عبارتوں کو پیراگراف کے تحت الگ الگ مضمون کے حساب سے تقسیم کیا گیا ہے جس سے مخلوط اور گنجلک عبارتیں ایک دوسرے سے ممتاز ہوگئی ہیں اور ہر مضمون الگ الگ پیراگراف کے تحت آگیا ہے۔

ذیلی سرخیاں لگاکر مضامین کو نمایاں اور ممتاز کردیا ہے جس سے ہر ایک قاری کتاب سے بآسانی وبسہولت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

کتاب کی طباعت وکتابت پر بھی پوری توجہ کی گئی ہے اُمید ہے کہ کتاب کا یہ ایڈیشن انشاء اللہ مسلمانان ہند وپاکستان کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا اور بڑی تعداد میں لوگ اس سے استفادہ کریں گے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مؤلّف، مصحح اور جملہ ناظرین کے حق میں مفید اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

مختار احمد الندوی

اگست سنہ ۱۹۸۸ء
مدیر: الدار السلفیہ۔ بومبائی۔ الہند۔

Www.IslamicBooks.Website

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقویۃ الایمان

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کا کہ ہم کو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا، سیدھی راہ پر چلایا، اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بنایا اور ان کی راہ سیکھنے کا شوق دیا، اُن کے نائبوں کی محبت دی کہ جو ان کی راہ بتاتے ہیں اور اُن کے طریقے پر چلاتے ہیں۔

اے ہمارے پروردگار! تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کے آل واصحاب پر اور اُن کے نائبوں پر ہزار ہزار درود وسلام بھیج اور ان کی پیروی کرنے والوں پر رحمت کر اور ہم کو اُن کے ساتھ شریک کر اور اُنہی کی راہ پر جیتے جی قائم رکھ اور اُنہی کے تابعوں میں گن۔ آمین یارب العالمین

اَمَّا بَعۡد جاننا چاہیے کہ تمام آدمی اللہ کے بندے ہیں اور بندے کا کام بندگی ہے جو بندہ بندگی نہ کرے وہ بندہ نہیں، اور اصل بندگی ایمان کا درست کرنا ہے کہ جس کے ایمان میں کچھ خلل ہے اس کی کوئی بندگی قبول نہیں اور جس کا ایمان صحیح ہے اس کی تھوڑی بندگی بھی بہت ہے۔ ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے میں بڑی کوشش کرے اور اس کے حاصل کرنے کو سب چیزوں سے مقدم رکھے۔

اور اس زمانے میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں، کتنے پہلے کی رسموں کو پکڑتے ہیں اور کتنے بزرگوں کے قصے دیکھتے ہیں اور کتنے مولویوں کی باتوں کو سند پکڑتے ہیں جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں اور کتنے اپنی عقل کو دخل

Www.IslamicBooks.Website

دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھیئے اور اس کی سند پکڑیئے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے اور جو قصہ بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو قبول کیجئے اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑیئے اور جو رسم اس کے موافق نہ ہو اُس کو چھوڑ دیجئے۔

قرآن سے روکنے کی شیطانی چال:۔ اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کا سمجھنا بہت مشکل ہے اس کے لئے بڑا علم چاہیئے، ہم کو وہ طاقت کہاں کہ اِن کا کلام سمجھیں؟ اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے، ہماری کیا مجال کہ اس کے موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں" تو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی باتیں بہت صاف اور صریح ہیں ان کا سمجھنا مشکل نہیں، چنانچہ سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے:

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَ مَا یَکْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ۔ (البقرہ آیت ۹۹)	ہم نے آپ کی طرف ایسی باتیں نازل کی ہیں جو صاف صاف حق کا اظہار کرنے والی ہیں اور ان کا انکار صرف فاسق کرتے ہیں

یعنی ان باتوں کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں بلکہ ان پر چلنا نفس پر مشکل ہے اس واسطے کہ نفس کو کسی کی حکم برداری بری لگتی ہے اس لئے جو لوگ بے حکم ہیں وہ ان سے انکار کرتے ہیں ـــــــ اور اللہ و رسول کے کلام کو سمجھنے کے لئے بہت علم نہیں چاہیئے کیونکہ پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتلانے اور جاہلوں کو سمجھانے اور بے علموں کو علم سکھانے آئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا	وہی اللہ ہے جس نے اُمیوں میں ایک

Www.IslamicBooks.Website

مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (الجمعۃ آیت ۲)

رسول خود اُنہی میں سے اٹھایا جو اُنھیں اس کی آیات سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

یعنی یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ اس نے ایسا رسول بھیجا کہ اُس نے بے خبروں کو خبردار کیا اور ناپاکوں کو پاک کیا اور جاہلوں کو عالم کیا اور احمقوں کو عقل مند اور راہ بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ پر چلایا۔

جو کوئی یہ آیت سُن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی نہیں سمجھ سکتا اور اُن کی راہ پر سوائے بزرگوں کے کوئی نہیں چل سکتا، اُس نے اِس آیت کا انکار کیا اور اس نعمت کی قدر نہ کی، بلکہ یوں کہا جائے کہ جاہل لوگ ان کا کلام سمجھ کر عالم ہو جاتے ہیں اور گمراہ لوگ ان کی راہ پر چل کر بزرگ بن جاتے ہیں۔

مریضوں کو طبیب کی ضرورت ہے:۔ اس بات کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار، پھر کوئی شخص اس بیمار سے کہے کہ فلاں حکیم کے پاس جاؤ اور اس کا علاج کرو اور وہ بیمار یہ جواب دے کہ اس کے پاس جانا اور علاج کرانا بڑے بڑے تندرستوں کا کام ہے مجھ سے یہ کیسے ہوگا کیونکہ میں سخت بیمار ہوں تو ایسا بیمار احمق ہے اور اس حکیم کی حکمت کا انکار کرتا ہے اس لئے کہ حکیم تو بیماروں کے ہی علاج کے لئے ہے جو تندرستوں کا علاج کرے اور اُنہی کو اس کی دوا سے فائدہ ہو اور بیماروں کو کچھ فائدہ نہ ہو تو وہ حکیم کاہے کا؟

غرض کہ جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ ورسول کے کلام کو سمجھنے میں زیادہ رغبت

Www.IslamicBooks.Website

چاہیئے اور جو بہت زیادہ گنہ گار ہو اُس کو اللہ اور رسول کی راہ پر چلنے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے، ہر خاص و عام کو چاہیئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام میں جستجو کریں اور اسی کو سمجھیں اور اسی پر چلیں اور اسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کریں۔

ایمان کے دو جزو ہیں :- جاننا چاہیئے کہ ایمان کے دو جزو ہیں، اللہ کو اللہ جاننا اور رسول کو رسول سمجھنا، اللہ کو اللہ سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے پہلی بات کو توحید کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو شرک؛ اور دوسری بات کو اتباعِ سنّت کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو بدعت، ہر کسی کو چاہیئے کہ توحید و اتباع سنّت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بچے، کیونکہ شرک و بدعت ایمان میں خلل ڈالتی ہیں، اور باقی گناہ اس کے پیچھے ہیں وہ اعمال میں خلل ڈالتے ہیں۔

اقتدا کس کی کرنی چاہیئے؟ اور چاہیئے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنّت میں بڑا کامل ہو اور شرک و بدعت سے بہت دُور رہا ہو اور لوگوں کو اس کی صحبت سے یہ بات حاصل ہوتی ہو اسی کو اپنا پیر اور استاد سمجھے۔ اسی لئے بہت سی آیتیں اور حدیثیں جن میں توحید اور اتباعِ سنّت کا بیان ہے اور شرک و بدعت کی برائی اور تردید ہے اس رسالہ میں جمع کی ہیں، ان آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ، اس کے حاصل معنی کا بیان سلیس ہندی (اُردو) میں کر دیا تاکہ وہ عوام الناس اور خواص اس سے یکساں طور پر فائدہ حاصل کریں جن کو اللہ توفیق دے، وہ سیدھی راہ پر ہو جائیں اور بتانے والے کے لئے نجات کا وسیلہ ہوں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

اور اس رسالہ کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا اور اس کو دو باب میں تقسیم کیا ہے

Www.IslamicBooks.Website

پہلے باب میں توحید کا بیان اور شرک کی بُرائی اور دوسرے باب میں اِتباعِ سنّت کا بیان اور بدعت کی برائی و تردید کی ہے۔

پہلا باب

توحید و شرک کے بیان میں

سب سے پہلے جاننا چاہیئے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہیں سمجھتے اور دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں، حالانکہ شرک میں گرفتار ہیں۔ اوّل معنیٰ شرک و توحید سمجھنا چاہیئے تاکہ اِن کی بُرائی اور بھلائی قرآن و حدیث سے معلوم ہو جائے۔

شرک کی مختلف شکلیں:- اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں، اماموں اور شہیدوں کو اور فرشتوں اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مُرادیں مانگتے ہیں اور اُن کی منّتیں مانتے ہیں اور حاجت برآری کے لئے ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹوں کی اُن کی طرف نسبت کرتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش، کوئی نبی بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار[1] بخش کوئی سالار[2] بخش،

---

[1] ان کا نام شیخ بدیع الدین المدار مکن پوری تھا۔ ان کی طرف عجیب و غریب قصّے کہانیاں منسوب ہیں جو سراسر خرافات و شرک ہیں۔ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۸۴۴ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

[2] ان کا نام سیّد سالار مسعود غازی تھا بہرائچ میں ان کا مزار ہے شہادت کی موت پائی۔ مشہور ہے کہ یہ کنوارے تھے اسلئے ان کے عقیدتمند ہر سال ان کی شادی کا میلہ لگاتے ہیں جسے "صحبت" کہتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

کوئی غلام محی الدین، اور اُن کے جینے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کا جانور کرتا ہے کوئی مشکل کے وقت دُہائی دیتا ہے کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔

<u>مسلمان جاھلوں کا قدیم مشرکین کی تقلید کرنا</u>:۔ غرضیکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیاء و اولیاء اور اماموں شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے کر گذرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ : (یوسف آیت ۱۰۶)	اور ان میں سے اکثر جو اللہ پر ایمان لانے کے دعویٰ دار ہیں وہ مشرک ہیں۔

یعنی اکثر لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں وہ شرک میں گرفتار ہیں، پھر اگر کوئی سمجھانے والا ان لوگوں سے کہے کہ تم دعویٰ ایمان کا کرتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو، یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیوں ملاتے ہو؟

اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیاء و اولیاء کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں، شرک تو جب ہوتا کہ ہم ان انبیاء و اولیاء، پیروں اور شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے! ہم ایسا تو نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ کا بندہ جانتے ہیں اور اس کی مخلوق۔ اور یہ تصرف کی قدرت اللہ ہی نے ان کو بخشی ہے، اس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور اُن کا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور ان سے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی ہے، وہ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں کریں اور اُس کی جناب میں ہمارے سفارشی

Www.IslamicBooks.Website

اور وکیل ہیں اور ان کو پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم ان کو ملتے ہیں اتنا ہی ہم اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں اور اسی طرح کی خرافات بکتے ہیں۔

ان سب باتوں کا سبب یہ ہے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط رسموں کی سند پکڑی، اگر اللہ و رسول کا کلام تحقیق کر لیتے تو سمجھ لیتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک نہ مانی اور ان پر غصہ کیا اور اُن کو جھوٹا بنایا، چنانچہ سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۔ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۂ یونس آیت ۱۸)	اور وہ اللہ کے سوا ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو اُنہیں نہ نقصان پہونچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں کہدو کیا تم اللہ کو وہ بات بتانے ہو جو آسمان و زمین میں کوئی نہیں جانتا۔ پاک ہے وہ اور بلند ان سب سے جن کو یہ شریک کرتے ہیں۔

یعنی جن لوگوں کو پکارتے ہیں اللہ نے اُن کو کچھ قدرت نہیں دی، نہ فائدہ پہونچانے کی، نہ نقصان کرنے کی۔ اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں تو یہ بات تو اللہ نے انھیں نہیں بتائی۔ پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو، اس کو وہ بات بتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا؟ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں ہے کہ اس کو ماننے اور پکارنے سے کچھ فائدہ یا نقصان پہونچے، بلکہ انبیاء اور اولیاء کی جو سفارش ہے وہ اللہ کے اختیار میں ہے، ان کے پکارنے یا نہ پکارنے سے کچھ نہیں

Www.IslamicBooks.Website

ہوتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو سفارشی بھی سمجھ کر پوجے وہ بھی مشرک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ زمر میں فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (سورۃ الزمر آیت ۳)

اور جنھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو ولی بنایا کہتے ہیں کہ ہم انھیں اس لئے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے پاس مرتبہ میں قریب کردیں گے بیشک اللہ ہی فیصلہ کریگا ان کے درمیان جس چیز میں وہ اختلاف کررہے ہیں، بیشک اللہ جھوٹے ناشکرے کو راہ نہیں دکھاتا۔

یعنی جو سچی بات تھی کہ "اللہ بندے کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے" اس کو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اور کو حمایتی ٹھہرایا۔ اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر کسی واسطے کے سب مرادیں پوری کرتا ہے اور سب بلائیں ٹال دیتا ہے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اوروں سے چاہنے لگے۔ پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں۔ اللہ ہرگز ان کو راہ نہیں دے گا اور اس راہ سے ہرگز اس کی نزدیکی نہ پائیں گے بلکہ جوں جوں اس راہ میں چلیں گے وہ اس سے دور ہوتے جائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے خواہ یہی سمجھ کر کہ اس کے پوجنے کے سبب اللہ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکرا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مومنون میں فرمایا ہے:

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ — کہدو کون ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا

Www.IslamicBooks.Website

شَیۡءٍ وَّھُوَ یُجِیۡرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیۡہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰی تُسۡحَرُوۡنَ ۝ (سورۃ المومنون ۸۸ ۔ ۸۹)

تصرّف ہے اور وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دیتا اگر تم جانتے ہو تو وہ کہیں گے کہ یہ بات اللہ کے لئے ہے۔ کہو پھر تم کیسے خبطی ہو گئے ۔ ؟

یعنی جب کافروں سے بھی پوچھیئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہو سکے ؟ تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کا ماننا محض خبط ہے ۔: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا ۔

اھل جاھلیت کے شرک وضلالت کی حقیقت :۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اس کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اِس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے ، مگر یہی پکارنا ، منّتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک تھا ۔ جو کوئی یہ معاملہ کرے اگرچہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے تو وہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں ۔

شرک کی حقیقت :۔ سمجھنا چاہیئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے ، بلکہ شرک کے معنی ہیں کہ جو چیزیں اللہ کے لئے خاص ہیں ان کو کسی اور کے لئے کرنا ، جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننا اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور تصرف کی قدرت ثابت کرنا ، تو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے ، خواہ اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کی مخلوق

Www.IslamicBooks.Website

اور اسی کا بندہ سمجھے اور اس بات میں اولیاء اور انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں۔ یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاتے گا، خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیر و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بُت پوجنے والوں پر جیسا غصّہ کیا ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر کیا۔ حالانکہ وہ اولیاء و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے بُتوں سے نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ برأت میں فرمایا:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ التوبہ آیت ۳۱)	انھوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ اُنکو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ کہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

یعنی اللہ کو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اس سے چھوٹے اور مالک مولویوں اور درویشوں کو ٹھہراتے ہیں۔ تو اس بات کا حکم ان کو نہیں ہوا۔ اور اس سے اُن پر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اس کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، نہ چھوٹا نہ برابر کا، بلکہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں، عجز میں برابر ہیں، چنانچہ سورۂ مریم میں فرمایا ہے:

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ	جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں وہ رحمٰن کے سامنے بندے ہو کر آنے والے ہیں اور بیشک قابو میں کر رکھا ہے ان کو اور شمار کر رکھا ہے ان کو ایک ایک، اور اُن میں سے ہر شخص

Www.IslamicBooks.Website

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا۔ (مریم ۹۳-۹۵) قیامت کے دن اکیلا اکیلا اللہ کے پاس آنیوالا ہے یعنی کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ مرتبہ نہیں رکھتا اور اس کے قبضہ میں عاجز ہے، کچھ قدرت نہیں رکھتا، اور وہ ایک ایک ہیں آپ ہی تصرف کرتا ہے کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا۔ اور ہر کوئی معاملہ میں اس کے سامنے اکیلا حاضر ہونے والا ہے کوئی کسی کا وکیل اور حمایتی بننے والا نہیں ہے۔

اس مضمون کی آیتیں قرآن میں اور بھی سیکڑوں ہیں جس نے ان دو چار آیتوں کے معنی بھی سمجھ لیئے وہ بھی شرک و توحید کے مضمون سے خبردار ہو گیا۔

اب اس بات کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے؟، تو ایسی باتیں بہت ہیں مگر چند باتوں کا ذکر کر دینا اور اُن کو قرآن و حدیث سے ثابت کر دینا ضروری ہے تاکہ بقیہ اور باتوں کو لوگ انہی سے سمجھ لیں گے۔

اشیائے کائنات کا عِلم صرف اللہ کی خاصیت ہے: پہلی بات یہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی، دُور ہو یا نزدیک، چھپی ہو یا کھُلی اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں، آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں، پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں۔ یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں۔ لہذا کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے، دُور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اُس کی دُہائی دے، اور دشمن پر اُس کا نام لے کر حملہ کرے اور اُس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اُس کی صورت یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے

Www.IslamicBooks.Website

اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہتی اور مجھ پر جو احوال گذرتے ہیں جیسے بیماری وتندرستی، فراخی وتنگی، مرنا وجینا، غم وخوشی، سب کی اسے ہر وقت خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے۔ اور جو وہم وخیال میرے دل میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے، تو ان سب باتوں سے آدمی مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں۔ اس کو "اِشراک فی العلم" کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کی طرح کا علم کسی اَور کے لئے ثابت کرنا اس عقیدے سے آدمی مشرک ہوجاتا ہے۔ خواہ یہ عقیدہ انبیاء واولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے، خواہ امام یا امام زادہ سے رکھے، خواہ بھوت یا پری سے"۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اس کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے۔ غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔

تصرّف وقدرتِ کاملہ اللہ کی خصوصیت ہے: دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا جِلانا، روزی کی فراخی اور تنگی کرنا، اور تندرست وبیمار کردینا، فتح وشکست دینا، اقبال وامداد دینا، مُرادیں پوری کرنا، حاجتیں برلانا، بلائیں ٹالنا، مشکل میں دستگیری کرنا، بُرے وقت میں پہونچنا، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی نبی اور ولی، پیر وشہید، بھوت و پری کی یہ شان نہیں۔

جو شخص کسی کا کوئی ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مراد مانگے اور اسی توقع پر اس کی نذر ونیاز کرے اور اُس کی منّتیں مانے اور اُس کو مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہوجاتا ہے۔ اِس کو "اِشراک فی التصرف" کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ اِن کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے

Www.IslamicBooks.Website

ان کو ایسی طاقت بخشی ہے، ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

عبادت کے اعمال اور شعائر اللہ کے ساتھ خاص ہیں: تیسری بات یہ ہے کہ تعظیم کے بعض کام اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں جن کو عبادت کہتے ہیں، جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف دُور دُور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر شخص جان لے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا اور معقول باتیں کرنا اور شکار سے بچنا اور اسی قصد سے جا کر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانا اور وہاں منتیں ماننا، اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دُعا مانگنی اور التجا کرنی، اور دین و دُنیا کی مُرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دُعا کرنا اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بننا اور اس کی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینا اور روشنی کرنی، فرش بچھانا، پانی پلانا، وضو و غسل کا سامان لوگوں کے درست کرنا اور اس کے کنوئیں کے پانی کو متبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا، غائبوں کے واسطے لے جانا، رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلنا، اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اُکھاڑنا، مویشی نہ چرانا، یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔ پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر یا بھوت پری کو یا کسی سچی یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے، یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو، یا جانور چڑھائے یا ایسے مکانوں میں دُور دُور سے قصد کر کے جائے یا

Www.IslamicBooks.Website

وہاں روشنی کرے، غلاف ڈالے یا چادر چڑھائے، ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے، رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلے، ان کی قبر کو بوسہ دے، مورچھل جھلے، اس پر شامیانے کھڑا کرے، چوکھٹ کو بوسہ دے، ہاتھ باندھ کر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کا ادب کرے اور اس قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو "اشراک فی العبادات" کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی، خواہ یہ سمجھ کر کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس کی تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے۔ پورے طور پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

بندگی کیلئے تعظیم اللہ کے ساتھ خاص ہے: چوتھی بات یہ کہ اللہ نے اپنے بندوں کو تعلیم دی ہے کہ اپنے دُنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی تعظیم کرتے رہیں تاکہ ایمان بھی درست رہے اور ان کاموں میں بھی برکت ہو۔ جیسے آڑے کام پر اللہ کی نذر ماننی اور مشکل کے وقت اس کو پکارنا اور ہر کام کا شروع اس کے نام سے کرنا، اور جب اولاد ہو تو اس کے شکر میں اس کے نام کا جانور ذبح کرنا اور اس کا نام عبداللہ، عبدالرحمٰن خدابخش، اللہ دیا، امۃ اللہ، اللہ دی رکھنا اور کھیت اور باغ میں سے تھوڑی بہت اس کے نام کا رکھنا، اور دھن اور ریوڑ میں سے کچھ اس کی نیاز کر رکھنا اور جو جانور اس کے نام کے گھر کی طرف لے جائے ان کا ادب کرنا یعنی نہ اُن پر سوار ہونا، نہ لادنا، اور کھانے پینے پہننے میں اس کے حکم پر چلنا یعنی جس چیز کے برتنے کو اس نے فرمایا اس کو برتنا اور جو منع کیا اس سے دور رہنا، وہ برائی بھلائی جو دنیا میں پیش آتی ہے جیسے قحط اور ارزانی اور صحت و بیماری، فتح و شکست، اقبال و اِدبار، غمی و خوشی، یہ سب اس کے اختیار میں سمجھنا، اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اس کے ارادے کا ذکر کر دینا جیسے یوں کہہ دینا کہ اگر اللہ چاہے تو ہم

Www.IslamicBooks.Website

فلاں کام کریں گے اور اس کے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ جس میں اس کی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یوں کہنا "ہمارا رب، ہمارا خالق، اور کلام میں جب قسم کھانے کی ضرورت ہو تو اسی کے نام کی قسم کھانی" تو اس قسم کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے بنائی ہیں۔

پھر کوئی کسی نبی اور ولی، امام اور شہید، بھوت یا پری کی اسی قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر ان کی نذر مانے۔ مشکل کے وقت اُن کو پکارے، بسم اللہ کی جگہ ان کا نام لے، جب اولاد ہو ان کی نذر و نیاز کرے، اپنی اولاد کا نام عبدالنبی، امام بخش، پیر بخش رکھے، کھیت و باغ میں ان کا حصہ لگائے۔ جو کھیتی باڑی سے ملے پہلے ان کی نیاز کرے، اور دھن اور ریوڑ میں سے ان کے نام کے جانور چڑھائے اور پھر اُن جانوروں کا ادب کرے، پانی دانہ پر سے نہ ہانکے، لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے پینے میں رسموں کی سند پکڑے کہ فلاں لوگوں کو چاہیئے کہ فلاں کھانا نہ کھائیں۔ فلاں کپڑا نہ پہنیں، حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائیں، لونڈی نہ کھلائے، جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نہ کھلائے، شاہ عبدالحق کا توشہ حقّہ پینے والا نہ کھائے۔

اور برائی و بھلائی جو دنیا میں پیش آتی ہے اس کو ان کی طرف نسبت کرے کہ فلاں ان کی پھٹکار میں آکر سٹری دیوانہ ہوگیا اور فلاں کو انھوں نے اتنا راندا کہ محتاج ہوگیا اور فلاں کو نواز دیا کہ فتح و اقبال مل گیا، قحط فلاں کے سبب پڑا، فلاں کام جو فلاں وقت یا فلاں دن میں شروع کیا وہ پورا نہ ہوا۔

یا یوں کہے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا، یا پیر چاہے گا تو یہ بات ہو جائیگی یا اس کی شان میں بولنے کے لئے معبود، داتا، بے پروا، خداوند خدائیگاں، مالک الملک اور شہنشاہ کہے۔ یا جب قسم کھانے کی ضرورت پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر کی یا ان کی قبروں کی قسم کھائے"۔ ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اور اس کو "اِشراک

Www.IslamicBooks.Website

فی العادات" کہتے ہیں۔ یعنی اپنی عادت کے کاموں میں جو تعظیم اللہ کی کرنی چاہیئے وہ غیر کی کرے"۔ ان چاروں طرح کے شرک کا قرآن میں صریح ذکر ہے اس لئے اس باب میں پانچ فصلیں کی ہیں۔

پہلی فصل میں شرک کی بُرائی کا ذِکر ہے اور توحید کی خوبی کا۔

دوسری فصل میں ذکر ہے"اِشراک فی العلم" کی بُرائی کا۔

تیسری فصل میں"اِشراک فی التصرف" کی برائی کا۔

چوتھی فصل میں" اِشراک فی العبادات" کی بُرائی کا ذِکر ہے۔

پانچویں فصل میں ذکر ہے" اِشراک فی العادات" کی بُرائی کا۔

Www.IslamicBooks.Website

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاِجْتِنَابِ عَنِ الْاِشْرَاکِ

پہلی فصل

شرک سے بچنے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ○ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ اُس گناہ کو معاف نہیں کریگا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور معاف کرتا ہے اس کے سوا گناہ جس کے لئے چاہے اور جو شرک کریگا اللہ کیساتھ وہ بہت ہی دور بھٹک گیا۔"

یعنی اللہ کی راہ بھولنا یوں بھی ہوتا ہے کہ حرام و حلال میں امتیاز نہ کرے، چوری اور بدکاری میں گرفتار ہوجائے، نماز، روزہ چھوڑ دے، بیوی بچوں کا حق تلف کرے، ماں باپ کی بے ادبی کرے۔ لیکن جو شرک میں پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا، اس لئے کہ وہ ایسے گناہ میں گرفتار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز نہ بخشے گا اور سارے گناہوں کو اللہ شاید بخش بھی دے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جائے گا جو اس کی سزا ہے یقیناً ملے گی۔ پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہے کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کہ اس سے کبھی باہر نہ نکلے گا، نہ اس میں کبھی آرام پائے گا۔ اور جو اس سے کم تر درجے کے شرک ہیں ان کی جو سزا اللہ کے یہاں مقرر ہے وہ پائے گا، باقی اور جو گناہ ہیں ان کی جو سزائیں اللہ کے یہاں مقرر ہیں وہ اللہ کی مرضی پر ہیں، اللہ چاہے انھیں معاف کردے،

Www.IslamicBooks.Website

چاہے سزا دے۔

شرک جلی اللہ کے خلاف بغاوت ہے جس سے غیرتِ الٰہی کو جوش آتا ہے:

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بادشاہ کی رعیت اس کی جتنی بھی تقصیریں کرے جیسے چوری، قزاقی، چوکی اور پہرے کے وقت سو جانا، دربار کے وقت حاضر نہ ہونا، لڑائی کے میدان سے ہٹ جانا، سرکاری پیسے کے پہونچانے میں کوتاہی کرنا، علیٰ ہذا القیاس، ان سب کی سزائیں بادشاہ کے یہاں مقرر ہیں وہ چاہے تو انھیں اس پر پکڑ لے۔"

اور کچھ تقصیریں اس قسم کی ہیں کہ جن میں بغاوت نکلتی ہے جیسے رعایا کسی امیر یا وزیر یا چودھری قانون گو یا کسی چوہڑے چمار کو بادشاہ بنا دے، یا اس کے لئے تاج و تخت تیار کرکے اس کو ظلِ سبحانی کہہ کر پکارے، یا اس کے ساتھ بھی بادشاہ جیسا مجرا یعنی ادب و تعظیم کرے یا اس کے لئے ایک دن جشن[1] کا مقرر کرے اور بادشاہ کی طرح نذر دے، یہ تقصیر سب تقصیروں سے بڑی ہے اس کی سزا اس کو ضرور بالضرور ملتی ہے۔ اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے اور ایسوں کو سزا نہ دے اس کی بادشاہت میں قصور ہے۔ چنانچہ عقل مند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں۔ لہٰذا اس مالک الملک شہنشاہ غیور سے ڈرنا چاہیئے جو غایت درجے کا زور اور ویسی ہی غیرت رکھتا ہے، وہ مشرکوں سے کیوں غفلت کرے گا اور کس طرح ان کو سزا نہیں دیگا؟ اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور ان کو شرک کی آفت سے بچائے، آمین۔

---

[1] ہندوستانی بادشاہوں کا دستور تھا کہ وہ ہر سال اپنے تخت پر بیٹھنے کے دن ایک جشن منعقد کرتے تھے۔ اس دن انھیں سونے اور چاندی سے تولا جاتا تھا اور اسے فقراء و مساکین اور رعایا میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

Www.IslamicBooks.Website

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۔ (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اور وہ اس کو نصیحت کر رہے تھے اے میرے بیٹے اللہ کیساتھ شرک نہ کرنا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے لقمان کو عقلمندی دی تھی، انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق کسی اور کو دیا جائے ۔ تو جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا اُس نے بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا، جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے، اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی ؟

اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے ۔ اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۔ (الانبیاء ۔ آیت ۲۵)

اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اُسکو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، صرف میری بندگی کرو ۔

Www.IslamicBooks.Website

یعنی جتنے پیغمبر آئے وہ سب اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ مانو۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شریعتوں میں ہے، یہی راہ نجات کی ہے، اس کے سوا سب راہیں غلط ہیں۔

اللہ صرف اپنے لئے خالص عمل کو قبول کرتا ہے :-

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ۔

(مشکوٰۃ - باب الریاء)

مسلم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میں ساجھیوں میں ساجھے سے بے پروا ہوں۔ جو کوئی شخص عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو ساجھی مقرر کر دے تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں اور اس کے ساجھیدار کو بھی اور میں اس سے بیزار اور بری ہوں۔

یعنی جس طرح لوگ اپنی مشترکہ چیزیں آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں میں ایسا نہیں کرتا ہیں بے پرواہ ہوں، بلکہ جو کوئی کچھ کام میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اس میں شریک کر دے تو میں اس میں سے اپنا حصہ بھی نہیں لیتا بلکہ پورا چھوڑ دیتا ہوں اور اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک کام اللہ کے واسطے کرے پھر وہی کام کسی اور کے واسطے بھی کرے، تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کے لئے جو عبادت کرتا ہے اللہ کے یہاں وہ بھی مقبول نہیں بلکہ اللہ اس سے بیزار ہے،

عالم ارواح کا عہد و میثاق :-

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ

احمد نے بیان کیا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

Www.IslamicBooks.Website

اللّٰہ عنہ فی تفسیر قول اللّٰہ تعالٰی
عزّ وجلّ "واذ اخذ ربّک من بنی
ادم من ظھورھم ذرّیّتھم قال
جمعھم فجعلھم ازواجا ثمّ صوّرھم
فاستنطقھم فتکلّموا ثمّ اخذ
علیھم العھد والمیثاق واشھدھم
علٰی انفسھم الست بربّکم قالوا بلٰی
قال فانّی اشھد علیکم السّمٰوٰت
السّبع والارضین السّبع واشھد
علیکم اباکم ادم قالوا شھدنا ان
تقولوا یوم القیامۃ انّا کنّا عن
ھذا غافلین لم نعلم بھذا۔ اعلموا
انّہ لا الٰہ غیری ولا ربّ غیری
ولا تشرکوا بی شیئا۔ انّی
سارسل الیکم رسلی
یذکّرونکم عھدی ومیثاقی
وانزل علیکم کتبی قالوا
شھدنا بانّک ربّنا والٰھنا
ولا ربّ غیرک ولا الٰہ

نے اس آیت "واذ اخذ ربّک من بنی ادم"
کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ نے آدم کی اولاد کو جمع
کیا اور ان کو جوڑا جوڑا بنایا پھر ان کی صورت
بنائی پھر ان کو بولنے کی طاقت دی وہ بولنے
لگے اور ان سے قول وعہد لیا اور ان سے یہ
اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ان
سب نے جواب دیا "بیشک تو ہمارا رب ہے"
فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں
زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا
ہوں (انھوں نے کہا ہم نے گواہ بنایا) کہ
کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو
اس سے بے خبر تھے ہم کو تو اس کا علم ہی نہیں
تھا۔ جان لو! کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ
میرے سوا کوئی رب ہے اور میرے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرنا۔ میں تمہارے پاس اپنے رسولوں
کو بھیجوں گا وہ تم لوگوں کو میرا قول وقرار یاد دلائیں
گے اور میں تم پر اپنی کتابیں اتاروں گا۔ انھوں نے
کہا ہم سب نے اقرار کیا کہ بیشک تو ہمارا رب ہے
اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی رب نہیں

Www.IslamicBooks.Website

غَیْرُکَ ۔ (مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر) اور نہ تیرے سوا ہمارا کوئی اور معبود ہے ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں فرمایا ہے" اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کو ان پر گواہ بنایا اور کہا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں"؟ انھوں نے کہا بیشک ہم نے اس کا اقرار کیا، یہ ہم نے اس لئے کیا کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے غافل تھے، یا یہ نہ کہنے لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادا نے ہم سے بہت پہلے اور ہم تو اُن کے بعد تھے ۔ تو کیا ان باطل پرستوں کے کرتوت کے عوض ہم کو ہلاک و برباد کرے گا ۔"

یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہے، اس کی تفسیر میں ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری اولاد آدم کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان کی جدا جدا مثلیں (گروہ) لگائیں جیسے پیغمبروں کی جُدا مثل، نیک بختوں کی جُدا مثل، حکم برداروں کی جُدا مثل اور بدکاروں کی جُدا مثل اور اسی طرح کافروں کی مثلیں لگائیں جیسے یہود و نصاریٰ و مجوس، ہندو، علیٰ ہذا القیاس ۔ پھر ان سب کی صورتیں بنائیں یعنی کسی کو خوبصورت، کسی کو بدصورت، کسی کو بہرا، کسی کو گونگا، کسی کو کانا، کسی کو اندھا ۔ علیٰ ہٰذا القیاس ۔ پھر ان کو بولنے کی طاقت دی، پھر اُن سے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں"؟ سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے ۔" پھر اُن سے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسی کو حاکم و مالک نہ سمجھنا، ان سب نے ان تمام باتوں کا قول و قرار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ بنایا اور فرمایا کہ اس قول و قرار کو یاد دلانے پیغمبر آئیں گے اور کتابیں لائیں گے، ہر کسی نے جُدا جُدا اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا انکار ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ شرک کی بات میں ایک دوسرے کی دلیل نہیں پکڑنی چاہیئے، نہ پیر کی نہ استاد کی نہ باپ دادا کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی عالم کی نہ کسی بزرگ کی ۔

Www.IslamicBooks.Website

ایک شُبہ کا ازالہ:- اگر کوئی یہ کہے کہ ہم دنیا میں آکر عالم ارواح کی اس بات کو بھول گئے تو بھولی ہوئی بات کی کیا سند ہے، یعنی اس کو کیسے دلیل بنا لیا جائے۔؟

تو ایسا خیال کرنا غلط ہے، اس واسطے کہ بہت سی باتیں آدمی کو خود یاد نہیں رہتیں لیکن معتبر لوگوں کے کہنے سے وہ یقین کر لیتا ہے جیسے کسی کو اپنی ماں کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہیں ہوتا لیکن لوگوں ہی سے سنکر یقین کر لیتا ہے، اور اپنی ماں ہی کو ماں سمجھتا ہے اور کسی کو ماں نہیں بنا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ماں کا حق ادا نہ کرے اور کسی اور کو ماں بنا دے تو اس کو سب لوگ بُرا کہیں گے اور اس بات پر اگر وہ کہے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا یاد ہی نہیں آتا کہ اس کو ماں کہوں اور جانوں تو سب لوگ اس کو احمق اور بے ادب کہیں گے۔ تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت سی باتوں کا یقین آجاتا ہے تو پھر پیغمبروں کی تو بڑی شان ہے ان کے خبر دینے سے کیوں یقین نہ آئے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل میں توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت تو اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں کر دی ہے اور سارے پیغمبر اس کی تاکید کے لئے آئے ہیں اور ساری کتابیں اس کے بیان میں اُتری ہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا فرمانا اور ایک سو چار آسمانی کتابوں کا علم اسی ایک نکتہ میں ہے کہ توحید کو خوب درست کیجیئے اور شرک سے بہت دُور بھاگئے نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھیئے کہ جو کسی چیز میں تصرف کرتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک سمجھے کہ اس سے اپنی کوئی مراد مانگیئے اور اپنی کوئی حاجت اس کے پاس لیجائیے۔

فتنہ و آزمائش کے وقت توحید پر پختہ یقین اور استقامت:-

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ	امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل سے روایت
قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

Www.IslamicBooks.Website

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ ۔ (مشکوٰۃ باب الکبائر)۔

اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا خواہ تم قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور نہ اس سے ڈر کہ شاید کوئی جن، بھوت کچھ ایذا پہونچا دے۔ یعنی مسلمانوں کو جس طرح ظاہری بلاؤں پر صبر کرنا چاہیئے اور ان کے ڈر سے اپنا دین نہیں بگاڑنا چاہیئے۔ اسی طرح جن اور بھوتوں کی بھی ایذا پر صبر کرنا چاہیئے اور اُن سے ڈر کر ان کو نہ ماننا چاہیئے اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ فی الحقیقت ہر کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے، مگر وہ کبھی کبھی اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور بُروں کے ہاتھ سے نیک لوگوں کو ایذا پہونچاتا ہے تاکہ کچّے اور پکّوں میں فرق ہو جائے اور مومن و منافق جدا جدا معلوم ہوں۔ جیسے ظاہر میں متّقیوں کو فاسقوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے اللہ کے ارادے سے ایذا پہونچ جاتی ہے اور ان کو وہاں صبر ہی کرنا پڑتا ہے اور دین بگاڑنا نہیں پڑتا، اسی طرح نیک آدمی کو کبھی کبھی جن اور شیطان کے ہاتھ سے اللہ کے ارادے سے ایذا پہونچ جاتی ہے اس پر صبر ہی کرنا چاہیئے اور ان کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہو کر غیر اللہ کو ماننا چھوڑ دے اور ان کی نذر و نیاز ماننے کو بُرا جانے اور غلط رسموں کو اٹھانے لگے اور اس میں اس کا کچھ نقصان مال کا، یا اولاد کا یا جان کا پہونچ جائے، یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لے کر ایذا دینے لگے تو اس پر صبر کرے اور اپنی بات پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ ظالم آدمیوں کو ڈھیل دے کر پکڑتا ہے اور مظلوموں کو ان کے ہاتھ سے چھڑاتا ہے اسی طرح ظالم جنوں کو بھی اپنے وقت پر پکڑے گا اور نیک لوگوں کو ایذا سے بچائے گا"

Www.IslamicBooks.Website

غلام کا دوسرے کی طرف مائل ہونا بے غیرتی اور غداری ہے۔

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ۔ (مشکوٰۃ: باب الکبائر)

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟۔ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ کا ہمسر بنا کر پکارے حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔

یعنی جیسے اللہ کو سمجھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور سب کام اس کے اختیار میں ہے ہر مشکل میں یہی سمجھ کر اس کو پکارتے ہیں کسی اور کو اس طرح کا سمجھ کر پکارنا نہیں چاہیئے کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اوّل تو یہ بات خود غلط ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو کچھ حاجت پوری کرنے کی طاقت ہو یا وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہو۔

دوسرے یہ کہ جب ہمارا خالق اللہ ہے اور اُسی نے ہم کو پیدا کیا ہے تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے تمام کاموں پر اُسی کو پکاریں، کسی اور سے ہم کو کیا کام؟۔" جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا ہے تو وہ اپنے ہر کام کا تعلق اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے کبھی نہیں رکھتا، کسی چوہڑے چمار کا ذکر ہی کیا؟ تو کیا ہمارے لئے یہ اچھی بات ہے کہ ایک غلام تو اپنے مجازی بادشاہ کے لئے غیرت رکھے اور ہم اپنے حقیقی مولیٰ کے لئے اس غلام سے کم غیرت رکھیں؟"

مُوحّد اپنے گناہ سے توبہ کرے تو اللہ اس کو معاف کر یگا لیکن مشرک عابد کی توبہ کبھی قبول نہ ہو گی۔

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Www.IslamicBooks.Website

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ابن آدم اگر تو مجھ سے ملے دنیا بھر کی خطائیں لے کر پھر تو ملے اس حالت میں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھ سے ملوں گا دنیا بھر کی مغفرت کے ساتھ ۔"

یعنی اس دنیا میں سب گنہ گاروں نے گناہ کئے ہیں جیسے فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی میں، بلکہ شیطان بھی اس میں ہے، پھر یوں سمجھیے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں، اور یہی حق ہے۔ اس لئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا یعنی وہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں اور بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اس قصور وار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی کا زور نہیں چلتا اور اس کے سامنے کسی کی حمایت نہیں چلتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا۔

جب یہ بات اس کے دل میں خوب جم جائے، پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک سے۔ اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر مسلط ہوگا۔ اور ان سے ایسا بیزار ہوگا کہ وہ شرمندہ ہو کر اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے، جوں جوں اس سے گناہ ہوں گے اس کے موافق اس کی یہ حالت بڑھے گی اور جس قدر یہ حالت بڑھے گی اسی قدر اللہ کی رحمت بڑھے گی۔" یہ جان لینا چاہیئے کہ جس کی

Www.IslamicBooks.Website

توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتی، فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے، جیسے قصوروار رعایا ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے، کیونکہ یہ اپنے قصور پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔"

Www.IslamicBooks.Website

الفصل الثانی

فی ردّ الاشراكِ فی العِلمِ

دوسری فصل اِشراک فی العلم کے رد میں

یعنی اس فصل میں ان آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جن سے اشراک فِی العلم کی تردید ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ۔ (سورۃ انعام آیت ۵۹) اور اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے بندوں کے واسطے ظاہری چیزیں دریافت کرنے کے لئے کچھ راہیں بنادی ہیں جیسے آنکھ دیکھنے کو، کان سننے کو، ناک سونگھنے کو، زبان چکھنے کو، ہاتھ ٹٹولنے کو، عقل سمجھنے کو" اور وہ راہیں ان کے اختیار میں دیدی ہیں، کہ اپنی خواہش کے مطابق ان سے کام لیتے ہیں، جیسے کچھ دیکھنے کو جی نہ چاہا تو آنکھ بند کرلی، جس چیز کا مزہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا منہ میں ڈال لیا، نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا۔ گویا ان چیزوں کے دریافت کرنے کو کنجیاں انھیں دی ہیں، جیسے جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے اس کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے"

غیب کا علم صرف اللہ کو ہے:۔ جس طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے کہ جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں اس کے برخلاف غیب

Www.IslamicBooks.Website

کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں، یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کسی نبی، ولی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادہ کو، بھوت و پری کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت نہیں بخشی ہے کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے اور یہ بھی نہ ان کے ارادے کے مطابق ہے نہ اُن کی خواہش پر۔ چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بعض باتوں کو دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی، پھر جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتادی، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں منافقوں نے حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت لگائی اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہُوا، کئی دن تک بہت تحقیق کی، پھر بھی کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی، بہت فکر و غم میں رہے، پھر جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا تو بتادیا کہ منافق جھوٹے ہیں اور عائشہ پاک ہے۔"

معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے کی کنجی صرف اللہ کے پاس ہے اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دی اور کوئی اس کا خزانچی نہیں، بس وہی اپنے ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا جس کو چاہے بخش دے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

جس نے اپنے لئے غیب کا دعویٰ کیا یا کسی اور شخص کے لئے مستقل طور پر غیب کا اعتقاد رکھا وہ جھوٹا گنہ گار ہے:۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب چاہوں اس سے غیب کی بات دریافت کرلوں اور آئندہ باتوں کا معلوم کرلینا میرے قابو میں ہے، تو وہ بڑا جھوٹا ہے کیونکہ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔"

اور جو شخص کسی نبی، ولی کو یا جن و فرشتے کو، امام و امام زادہ کو، پیر و شہید کو،

Www.IslamicBooks.Website

نجومی یا رمّال کو، جفّار یا فال دیکھنے والے کو، برہمن رشی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس آیت کا منکر۔''

اور یہ جو شبہ ہوتا ہے کہ بعض وقت کوئی نجومی و رمّال یا برہمن یا شگونی کچھ کہہ دیتا ہے اور وہ اسی طرح ہو جاتا ہے اس سے ان کی غیب دانی ثابت ہوتی ہے''، تو یہ بات غلط ہے کیونکہ بہت سی باتیں ان نجومیوں کی غلط بھی ہوتی ہیں تو معلوم ہوا کہ علم غیب ان کے اختیار میں نہیں، ان کی اٹکل کبھی درست ہوتی ہے کبھی غلط۔ اور یہی حال ہے استخارہ، کشف اور قرآن مجید کی فال کا۔

لیکن پیغمبروں کی وحی میں کبھی غلطی نہیں ہوتی، وہ ان کے قابو میں نہیں، اللہ تعالیٰ خود چاہتا ہے تو دیتا ہے ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :-

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ۔

(سورۃ النمل۔ آیت ۶۵)

کہہ دیجئے کہ جو لوگ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ غیب نہیں جانتے، غیب تو صرف اللہ جانتا ہے اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدیں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، نہ فرشتے، نہ آدمی نہ جن نہ اور کوئی، یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اچھے لوگ اور ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دن قیامت آئے گی اور یہ کوئی نہیں جانتا کہ کب آئے گی، ہر چیز کا معلوم کر لینا اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو یہ بھی معلوم کر لیتے۔

Www.IslamicBooks.Website

آئندہ کا حال قطعیت کیساتھ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا :۔

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ	اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی
وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی	بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کیا ہے
الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا	رحم مادر میں اور کوئی نہیں جانتا کل کیا کمائے
تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ	گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مریگا
بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۔ اِنَّ اللّٰہَ	بے شک اللہ ہی جاننے والا، خبر رکھنے
عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)	والا ہے۔

یعنی غیب کی باتوں کی سب خبریں اللہ ہی کو ہیں اور اُن کا جان لینا کسی کے قابو میں نہیں چنانچہ قیامت کی خبر اور اس کا آنا بہت مشہور ہے اور نہایت یقینی، لیکن اس کے آنے کے وقت کی خبر کسی کو نہیں، تو پھر اور چیزوں کے ہونے کی خبر کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جیسے کسی کی فتح، کسی کی شکست، کسی کا بیمار ہونا، کسی کا تندرست ہونا، کہ یہ باتیں نہ قیامت کے برابر مشہور ہیں اور نہ ویسی یقینی۔

اور اسی طرح پانی برسنے کے وقت کی خبر کسی کو نہیں، حالانکہ اس کا موسم بھی بندھا ہُوا ہے اور اکثر ان موسموں پر برستا بھی ہے اور سارے نبی و ولی اور بادشاہ اور حکیم اس کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ اگر اس کا وقت معلوم کرنے کی کوئی راہ ہوتی تو ضرور کوئی معلوم کرلیتا پھر جن چیزوں کا نہ موسم بندھا ہوا ہے اور نہ سب لوگ مل کر اس کی خواہش رکھتے ہیں جیسے کسی کا مرنا جینا، اولاد کا ہونا، غنی و فقیر ہونا، یا فتح و شکست ہونی، تو ایسی چیزوں کی خبر کس طرح پا سکتے ہیں؟

اسی طرح جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اس کو بھی کوئی نہیں جان سکتا کہ ایک ہے یا دو،

Www.IslamicBooks.Website

نر ہے یا مادہ، کامل ہے یا ناقص، خوبصورت ہے یا بدصورت" حالانکہ حکیم ان سب چیزوں کے اسباب لکھتے ہیں لیکن کسی کا حال خاص طور پر نہیں جانتے، تو اور دوسری چیزیں جو آدمی میں چھپی ہیں جیسے خیالات اور ارادے، نیت، ایمان اور نفاق کو کیسے جان سکتے ہیں؟ اور اسی طرح جب کوئی اپنا حال نہیں جانتا کہ کل کیا کروں گا تو اور کسی کا کیسے جان سکتا ہے؟ اور جب اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو کسی اور کے مرنے کی جگہ کیسے جان سکتا ہے؟ غرضکہ اللہ کے سوا کوئی کچھ آئندہ کی بات اپنے اختیار سے نہیں جان سکتا"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں، کوئی کشف کا دعویٰ کرتا ہے، کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے، کوئی تقویم اور پترا نکالتا ہے، کوئی رمل وقرعہ پھینکتا ہے، کوئی فالنامے لئے پھرتا ہے یہ سب جھوٹے اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہیں پھنسنا چاہیئے"

لیکن جو شخص غیب دانی کا دعویٰ نہ رکھتا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھ بات کبھی اللہ کی طرف سے مجھ کو معلوم ہو جاتی ہے وہ میرے اختیار میں نہیں کہ جو بات میں چاہوں دریافت کرلوں تو ایسا ممکن ہے ہو سکتا ہے کہ وہ سچا ہو یا ہو سکتا ہے کہ جھوٹا مکار ہو۔

مُردوں کو دُور یا نزدیک سے دُعا کیلئے پکارنا اشراک فی العلم ھے:

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:-

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو اُسے قیامت تک جواب نہیں دیں گے اور وہ اُن کی پکار سے

Www.IslamicBooks.Website

غٰفِلُوْنَ۔ (سورۃ الاحقاف۔ آیت ۵) بے خبر ہیں "۔ ۱۰

یعنی شرک کرنے والے بڑے احمق ہیں کہ اللہ جیسے قادر و علیم کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں کہ اوّل تو وہ ان کا پکارنا سنتے ہی نہیں اور دوسرے کچھ قدرت نہیں رکھتے، اگر کوئی قیامت تک ان کو پکارے تو وہ کچھ نہیں کر سکتے "۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جو بعض لوگ اگلے بزرگوں کو دُور دُور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دُعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت پوری کر دے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی شرک نہیں کیا اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دُعا کروائی ہے، یہ بات غلط ہے اس لئے کہ اس کے مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہیں ہوتا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کو ایسا سمجھا کہ دُور سے اور نزدیک سے برابر سُن لیتے ہیں جب ہی ان کو اس طرح پکارا، حالانکہ اللہ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ جو اللہ کے سوا ہیں یعنی مخلوق وہ ان پکارنے والوں کے پکارنے سے غافل ہیں "۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب حاصل نہیں تھا۔

قَالَ اللہُ تَعَالٰی :۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا	کہہ دیجئے میں اپنے لئے بھی مالک نہیں ہوں
ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ	کسی نفع اور نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے
الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ	اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائیاں
وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ	حاصل کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ پہونچتی میں تو
وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔	فقط ڈرانے والا اور خوشخبری سُنانیوالا ہوں

Www.IslamicBooks.Website

ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں" (سورۃ الاعراف۔ آیت ۱۸۸)

یعنی سب انبیاء و اولیاء کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، لوگوں نے آپ ہی کے بڑے بڑے معجزے دیکھے، آپ ہی سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو آپ ہی کی پیروی سے بزرگی ملی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ہی سے فرمایا کہ اپنا حال لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر دیں تاکہ سب لوگوں کا حال معلوم ہو جائے۔ آپ نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ غیب دانی، بلکہ میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں تو دوسرے کا کیا کر سکوں۔ اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا، اگر بھلا معلوم ہوتا تو اس میں ہاتھ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہے کو اس میں قدم رکھتا۔ غرض کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور نہ کچھ خدائی کا دعویٰ رکھتا ہوں، فقط پیغمبری کا دعویٰ ہے اور پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرائے اور بھلے کام پر خوش خبری سنائے۔ اور یہ بھی انہی کو فائدہ کرتی ہے جن کے دل میں یقین ہے اور دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں، وہ صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و اولیاء کو جنہیں اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے ان میں یہی بڑائی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں لوگوں کو سکھاتے ہیں اور اللہ ان کے بتلانے میں تاثیر دیتا ہے، بہت لوگ اس سے سیدھی راہ پر ہو جاتے ہیں۔

اور اس بات کی بڑائی ان میں کچھ نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیدیں یا مشکل آسان کر دیں یا مرادیں پوری

Www.IslamicBooks.Website

کر دیں یا فتح و شکست دیں یا غنی اور فقیر کر دیں یا کسی کو بادشاہ یا امیر و وزیر بنا دیں یا کسی سے بادشاہت و امارت چھین لیں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیں یا کسی کا ایمان چھین لیں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار ہیں۔

اور اسی طرح کچھ اس بات میں بھی ان کو بڑائی نہیں کہ اللہ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دیدی ہو کہ جس کے دل کا حال جب چاہیں معلوم کر لیں۔ یا جس غائب کا حال جب چاہیں معلوم کر لیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا، یا کس شہر میں ہے یا کس حال میں ہے یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلاں کے اولاد ہو گی یا نہ ہو گی یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہو گا یا نہ ہو گا یا اس لڑائی میں اس کو فتح ہو گی یا شکست؟ ان باتوں میں بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور نادان ہیں۔ جیسے سب لوگ کبھی کچھ عقل یا قرینہ سے کہدیتے ہیں وہ کبھی درست ہو جاتی ہے کبھی اس میں چوک ہو جاتی ہے۔ ہاں مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہو اس کی بات نرالی ہے مگر وہ ان کے اختیار میں نہیں۔"

مشکوٰۃ کے "باب اعلان النکاح" میں ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بابت علم غیب کی نسبت اشعار تک میں پسند نہیں کی:۔

اَخرَجَ البُخَارِی عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنتِ مُعَوِّذ بنِ عَفرَاءَ قَالَت جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِینَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِی کَمَجلِسِكَ مِنِّی فَجَعَلَت جُوَیرِیَاتٌ لَنَا یَضرِبنَ	بخاری نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں جب میری شادی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو ویسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکر بیٹھ گئے۔ اسوقت

Www.IslamicBooks.Website

بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ۔ إِذْ قَالَتْ إِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ۔ فَقَالَ دَعِي هٰذِهٖ وَقُوْلِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔

ہماری کچھ بچیاں دف بجا کر اُن شہداء کا بیان کرنے لگیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے، اسی میں ایک بچی نے یہ گیت پڑھ دیا کہ ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ بات نہ کہو بلکہ پہلے جو کہتی تھیں وہی کہو۔"

یعنی ربیع ایک انصاری خاتون تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شادی کے موقع پر ان کے گھر تشریف لے گئے اور اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ ربیع کے گھر کی چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں یہ بات کہی کہ اللہ نے ان کو ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آپ آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بات مت کہو، باقی اور جو پہلے گاتی تھیں وہی گاتے جاؤ۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی نبی، ولی، یا امام و شہید کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ ان کی تعریف میں ایسی بات کہے۔

اور یہ جو شاعر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں یا انبیاء، واولیاء، و بزرگوں پیروں، استادوں کی تعریفوں میں بیان کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ شعر میں مبالغہ ہوتا ہے یہ سب بات غلط ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف میں انصار کی بچیوں کو گانے نہیں دیا، چہ جائیکہ عاقل مرد اس کو کہے یا سُن کر پسند کرے۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا

بخاری نے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم سے جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ

Www.IslamicBooks.Website

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی، اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ، فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانچ باتیں جانتے تھے جن کو اللہ نے ذکر کیا ہے" بیشک اللہ ہی کو قیامت کا وقت معلوم ہے وغیرہ" تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا"

یعنی وہ پانچ باتیں سورۂ لقمان کے آخر میں مذکور ہیں اور ان کی تفصیل اس فصل کے شروع میں گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتیں ہیں انہی پانچ میں داخل ہیں۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانچ باتیں جانتے تھے یعنی دوسرے الفاظ میں آپ سب غیب کی باتیں جانتے تھے وہ بڑا جھوٹا ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ بات کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی امام یا بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے وہ بڑا جھوٹا ہے کیونکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں"۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (مشکوٰۃ)

بخاری نے روایت کیا کہ ام العلاء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا اور قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور تم سے"۔

یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم، نہ نبی کو نہ ولی کو، نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ اور اگر کچھ بات اللہ نے اپنے کسی مقبول بندے کو وحی یا الہام سے بتائی کہ فلاں کام کا انجام اچھا ہے یا برا، تو یہ بات مجمل ہے اس سے زیادہ معلوم کر لینا یا اس کی تفصیل دریافت کر لینا ان کے اختیار سے باہر ہے"۔

Www.IslamicBooks.Website

الفصل الثالث

فی ردّ الاشراكِ فی التصرّفِ

تیسری فصل اِشراکُ فی التصرّفُ کے رد میں

یعنی اس فصل میں ان آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جن سے اشراک فی التصرف کی برائی ثابت ہوتی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ :۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۔ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔

(سورۃ المومنون ۔۸۸ ۔ ۸۹)

کہہ دیجئے کس کے ہاتھ میں ہے ہر چیز کی بادشاہی اور وہی حمایت کرتا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایت نہیں کرتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ ! تو وہ کہیں گے کہ بس اللہ ہی کے لئے ہے تو کہو پھر کہاں سے خبط میں پڑے ہو

یعنی جس کسی سے بھی معلوم کرو کہ ایسی شان کس کی ہے کہ ہر چیز اس کے قابو میں ہے جو چاہے سو کر ڈالے اس کا ہاتھ کوئی پکڑ نہ سکے اور اس کی حمایت میں کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے اور اس کے قصور وار کو کہیں پناہ نہ مل سکے اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت چل نہ سکے تو ہر شخص یہی جواب دیگا کہ ایسی شان تو صرف اللہ کی ہے لہذا سمجھنا چاہئے کہ پھر کسی اور سے مرادیں مانگنا محض خبط ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ کے بارے میں اہلِ جاہلیت کا عقیدہ اور ان کے شرک کی حقیقت:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر بھی اس بات کے قائل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہیں اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، وہ اپنے بتوں کو اللہ کے دربار میں اپنا وکیل سمجھ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہو گئے۔ اب بھی جو کوئی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے تو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے۔

مسلمانوں کو تنبیہ کرنا کہ اپنے نبی اور اولیاء کے بارے میں مشرکین کی تقلید سے بچیں:۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

(سورۂ جن۔ آیت ۲۱ - ۲۲)

کہدو بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان اور فائدہ کا مالک نہیں ہوں۔ کہد یجئے کہ مجھ کو کوئی اللہ سے ہرگز نہ بچا سکے گا اور نہ میں اللہ کے سوا کہیں اور پناہ کی جگہ پا سکوں گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ لوگوں کو سنا دیں کہ میں تمہارے نفع ونقصان کا کچھ مالک نہیں ہوں اور تم مجھ پر ایمان لائے اور میری امّت میں داخل ہوئے، اس پر مغرور ہو کر حد سے مت بڑھنا کہ ہمارا پایہ مضبوط ہے اور ہمارا وکیل زبردست ہے اور ہمارا شفیع بڑا محبوب ہے ہم جو چاہیں کریں وہ ہم کو اللہ کے عتاب سے بچا لے گا، یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ میں آپ ہی خود ڈرتا ہوں اور اللہ کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہیں جانتا تو بھلا دوسروں کو کیا بچا سکوں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو عوام الناس اپنے پیروں، شہیدوں کی حمایت پر

Www.IslamicBooks.Website

بھروسہ کر کے اللہ کو بھول جاتے ہیں اور اس کے احکام کی تعظیم نہیں کرتے، یہ سب محض گمراہ ہیں کہ تمام پیروں کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اُس کی رحمت کے سوا کسی طرح اپنا بچاؤ نہیں سمجھتے تھے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے ؟

انبیاء اور خواصِ اُمت عالم میں تصرّف سے عاجز ہیں :۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔

وَیَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمۡلِکُ لَہُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَیۡئًا وَّلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ (سورۃ النحل ۔ آیت ۷۳)

اور یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو اُن کے لئے آسمان و زمین سے کسی قسم کے رزق کے مالک نہیں ہیں اور نہ انھیں اس کی کچھ طاقت ہے "

یعنی یہ مشرک ایسے لوگوں کی اللہ جیسی تعظیم کرتے ہیں جنھیں کچھ اختیار حاصل نہیں اور وہ ان کی روزی پہونچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے ، نہ آسمانوں سے مینھ برسائیں نہ زمین سے کچھ اُگائیں اور ان کو کسی نوع کی قدرت نہیں ۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عوام میں کچھ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء، یا امام اور شہیدوں کو عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہیں اور اس کے ادب سے دَم نہیں مارتے ، اگر چاہیں تو ایک دَم میں الٹ پلٹ کر دیں لیکن شرع کی تعظیم کر کے چپ بیٹھے ہیں ، تو یہ سب بات غلط ہے ، بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو مت پکارو جو

Www.IslamicBooks.Website

لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (سورۃ یونس آیت ۱۰۶)

نہ تم کو نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہونچا سکیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔"

یعنی اللہ زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا جو کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہونچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسی بڑی ذات کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔

سفارش قبول کرنے کے سلسلے میں بادشاہوں اور اُمراء کی عادت :۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۔ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۔ (سورۃ سبا۔ آیت ۲۲ ۔ ۲۳)

کہدو جن کو تم اللہ کے سوا اپنا حاجت روا سمجھتے ہو ذرا اُن کو پکار کر دیکھو کہ وہ آسمانوں اور زمینوں میں ایک ذرّہ کے برابر بھی ملکیت نہیں رکھتے، اور نہ زمین و آسمان میں ان کا کچھ ساجھا ہے اور نہ اُن میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے اور اللہ کے نزدیک صرف اسی کی شفاعت کام آئیگی جس کو اللہ اجازت دے یہانتک کہ جب گھبراہٹ دُور ہوتی ہے ان کے دلوں سے تو کہتے ہیں کیا فرمایا تمہارے رب نے، کہتے ہیں کہ حق۔ اور وہی بلند اور بڑا ہے

یعنی جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے اور وہ اس کی ضرورت

Www.IslamicBooks.Website

پوری کر دیتا ہے تو یہ بات اس طرح ہوتی ہے کہ یا تو وہ خود مالک ہو یا مالک کا ساجھی یا مالک پر اس کا دباؤ ہو۔ جیسے بڑے بڑے امیروں کا کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے کیونکہ وہ اس کے بازو ہیں اور اس کی سلطنت کے رکن، ان کے ناخوش ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے، یا اس طرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اس کی سفارش خواہ مخواہ قبول کر لے، پھر دل سے خوش ہو یا ناخوش، جیسے بادشاہ زادی یا بیگمات، کہ بادشاہ انکی محبت سے ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا، چارو ناچار انکی سفارش قبول کر لیتا ہے جن کو اللہ کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں نہ وہ آسمان و زمین میں ایک ذرّہ کے مالک ہیں اور نہ کچھ ان کا ساجھا ہے اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے بازو کہ اُن سے دب کر اُن کی بات مان لے اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے ہیں کہ خواہ مخواہ اس سے دلوا دیں بلکہ اس کے دربار میں تو اُن کا یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں تو سوائے آمنّا و صدّقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے، پھر بات اللہ کا تو ذکر کیا اور کسی کی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت ہے؟

اس جگہ ایک بات بڑے کام کی ہے اس کو کان کھول کر سُن لینا چاہیئے کہ اکثر لوگ انبیاء اور اولیاء کی شفاعت پر بہت بھول رہے ہیں اور اس کے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں اس لئے شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیئے۔

معلوم ہو کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو۔ اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے دُنیاوی بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر یا وزیر اس کو اپنی سفارش

Www.IslamicBooks.Website

سے بچالے"۔ ایک صورت یہ ہے کہ بادشاہ چاہتا ہے کہ اس چور کو گرفتار کیا جائے اور بادشاہ کے قانون کے مطابق اس چور کو سزا پہونچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کا قصور معاف کر دیتا ہے، کیونکہ وہ امیر اس کی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اس کی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے، بادشاہ یہ سمجھ رہا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصّہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کرنا اس سے بہتر ہے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیں کہ جس سے بڑے بڑے کام خراب ہو جائیں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے ایسی شفاعت کو "شفاعتِ وجاہت" کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی"۔

اس قسم کی سفارش اللہ کے دربار میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور جو کوئی نبی یا ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے، وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے کہ اس نے اللہ کے معنی ہی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی کچھ بھی قدر نہیں پہچانی اس شہنشاہ کی تو شان یہ ہے کہ ایک آن میں ایک حکم "کُن" سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کر دے کہ اس کے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی بھی کام کے لئے اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔

اور اگر سب اگلے اور پچھلے لوگ، جنات اور انسان بھی مل کر جبرئیل اور پیغمبر ہی جیسے ہو جائیں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب کچھ رونق بڑھ نہ جائے گی۔ اور اگر سب شیطان و دجّال جیسے ہو جائیں تو اس کی کچھ رونق نہیں گھٹے گی، وہ ہر صورت سے بڑوں کا بڑا اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے اور نہ کچھ سنوار سکے"۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شہزادوں یا بیگمات میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جائے اور چوری کی سزا نہ دینے دے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے تو اس کو "شفاعتِ محبت" کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے جو اس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھ کو ہوگا، اِس قسم کی شفاعت بھی اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں، اور جو کوئی کسی کو اس کی جناب میں اِس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ایسا ہی مشرک اور جاہل ہے جیسا کہ اوّل مذکور ہو چکا ہے۔

وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا، کسی کو خلیل کا کسی کو کلیم کا، کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور روح القدس اور رُوح الامین فرمادے، مگر پھر بھی مالک مالک اور غلام غلام، کوئی بندگی کے رُتبے سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا، جیسا کہ اس کی رحمت سے ہر دم خوشی سے جھکتا ہے ویسا ہی اس کی ہیبت سے رات دن زہرہ پھٹتا ہے۔

حقیقی اسلامی شفاعت :۔

تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا، اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سر آنکھوں پر رکھ کر اپنے کو قصوروار سمجھتا ہے اور سزا کے لائق جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر و وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اس کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے میرے حق میں کیا حکم فرمادے، اس کا حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر

Www.IslamicBooks.Website

آئینِ بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر نہ گھٹ جائے۔ کوئی وزیر و امیر اس کی مرضی پا کر اس قصور وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں سفارش کا نام کر کے اس چور کا قصور معاف کر دیتا ہے اس امیر نے اس چور کی سفارش اس لئے نہیں کی کہ اس کا قرابتی ہے یا آشنا، یا اس نے اس کی حمایت کا ذمہ لیا ہے، بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر سفارش کی، کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ کہ چوروں کا، اور جو چور کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرتا ہے تو خود بھی چور ہو جاتا ہے اسکو "شفاعت بالاذن" کہتے ہیں۔ یعنی یہ سفارش خود مالک کی اجازت سے ہوتی ہے، اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت کا قرآن مجید و حدیث میں ذکر ہے! اس کے معنی یہی ہیں کہ ہر بندے کو چاہیئے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اسی سے ڈرتا رہے اور اسی سے التجا کرتا رہے اور اسی کے روبرو اپنے گناہوں کا قائل رہے اور اس کو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی۔ اور جہاں تک خیال دوڑائے اللہ کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہ جانے اور کسی کی حمایت پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ وہ خود بڑا غفور رحیم ہے، سب مشکلیں اپنے ہی فضل سے کھول دے گا اور سب گناہ اپنی رحمت سے بخش دیگا۔ اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع بنا دیگا، غرضیکہ جیسی اپنی ہر حاجت اسی کو سونپنا چاہیئے اسی طرح ہر حاجت بھی اسی کے اختیار میں چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے، نہ یہ کہ کسی کی حمایت پر بھروسہ کیجئے اور اس کو اپنی حمایت کے واسطے پکاریئے اور اس کو اپنا حمایتی سمجھ کر اصل مالک کو بھول جایئے اور اس کے احکام کو یعنی شرع کو بے قدر کر دیجئے اور اپنے اسی حمایتی کی رسم و راہ کو مقدم سمجھیے کیونکہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے اور سارے نبی اور ولی اس سے بے زار ہیں وہ ہرگز ایسے لوگوں کے شفیع نہیں بنتے بلکہ غصہ ہو جاتے ہیں اور اس لئے اس کے دشمن ہو جاتے ہیں کیونکہ

Www.IslamicBooks.Website

ان کی بزرگی یہی تھی کہ اللہ کی خاطر و مرضی کو سب بیوی، بیٹی، مرید، شاگرد، نوکر، غلام، یار، آشنا کی خاطر و مرضی سے مقدم رکھتے تھے۔ پھر یہ پکارنے والے ایسے کیا ہیں کہ وہ بڑے بڑے لوگ ان کے حمایتی بن کر اس کی مرضی کے خلاف ان کی طرف سے اس کے حضور میں جھگڑنے بیٹھیں گے بلکہ بات تو یوں ہے کہ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ (اللہ ہی کے لئے محبت اور اللہ ہی کیلئے عداوت) ان کی شان ہے۔ جس کے حق میں اللہ کی خوشی یوں ٹھہری کہ اس کو دوزخ ہی میں بھیجو تو وہ اسے اور دو چار دھکے دینے کو تیار ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کی حمایت و حفاظت کی ضرورت نہیں:۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللہَ یَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللہَ تَجِدْہُ تُجَاھَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللہُ لَكَ۔ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَ اللہُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ

ترمذی نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا کہ آپ نے فرمایا! اے بچے اللہ کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھے گا، اللہ کو یاد رکھ تو اُسے اپنے سامنے پائیگا۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب تم مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔ اور یقین رکھو کہ اگر سب لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تم کو فائدہ پہونچائیں تو تم کو اتنا ہی فائدہ پہونچا سکیں گے جتنا اللہ نے تمہارے حق میں لکھ رکھا ہے اور اگر سب لوگ اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ تم کو کچھ نقصان پہونچائیں تو اتنا ہی نقصان

Www.IslamicBooks.Website

وَجفَّتِ الصُّحُفُ۔ پہونچا سکیں گے جتنا اللہ نے تمہارے حق میں لکھ رکھا ہے قلم اٹھالئے گئے اور کاغذ سوکھ گئے۔ (مشکوٰۃ باب التوکل)

یعنی اللہ تعالیٰ اگرچہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے لیکن اور بادشاہوں کی طرح سے مغرور نہیں کہ کوئی رعیتی کتنی ہی التجا کرے مگر مارے غرور کے اس کی طرف خیال بھی نہیں کرتے اس لئے رعیتی لوگ دیگر امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ ان ہی کی خاطر سے التجا قبول ہو، بلکہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اس کو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے۔ اور اسی طرح گو کہ وہ سب چیز سے پاک ہے اور سب سے بلند، مگر اور بادشاہوں کی طرح اُس کا دربار نہیں کہ رعیتی لوگ وہاں پہونچ نہ سکیں اور امیر و وزیر ہی رعیت پر حکم چلائیں اور رعیت کے لوگوں کو انہیں کا حکم ضرور ماننا پڑے اور انہیں کا دربار کرنا پڑے، بلکہ وہ اپنے بندوں سے بہت ہی نزدیک ہے جو ادنیٰ بندہ اپنے دل سے اس کی طرف متوجہ ہو وے تو وہیں اس کو اپنے سامنے پائے، بندہ اپنی غفلت کے سبب سے دور ہے اور اللہ سب سے نزدیک ہے۔"

پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو پکارتا ہے کہ وہ اس کو اللہ سے نزدیک کر دیں، یہ نہیں سمجھتے کہ پیر و پیغمبر تو اس سے دور ہیں اور اللہ نہایت نزدیک، یہ ایسا ہو جاتا ہے کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کے پاس اکیلا بیٹھا رہے اور وہ بادشاہ اس کی غرض سننے کو متوجہ ہے پھر وہ رعایا کسی امیر و وزیر کو کہیں دُور سے پکارے کہ تو میری طرف سے فلاں بات بادشاہ کے حضور میں عرض کر دے، تو ایسا شخص یا تو اندھا ہے یا دیوانہ،،

اور فرمایا کہ ہر مراد اللہ ہی سے مانگئے اور ہر مشکل میں اسی کی مدد چاہے اور یہ یقین جان لیجئے کہ تقدیر کا قلم ہرگز نہیں پھرتا اور لکھا ہرگز نہیں مٹتا، پھر اگر سارے جہان کے بڑے اور

Www.IslamicBooks.Website

چھوٹے مل کر چاہیں کہ کسی کو کچھ نفع نقصان پہونچائیں تو اللہ کے لکھے ہوئے سے کچھ بڑھ نہیں سکتا۔"

اللہ کے نیک بندے اللہ سے صرف دُعا اور سُوال ہی کی طاقت رکھتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض عوام الناس میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالیں یعنی جس کی تقدیر میں اولاد نہیں اس کو اولاد دیدیں جس کی عمر پوری ہوچکی ہو اس کی عمر بڑھادیں، تو یہ بات بالکل صحیح نہیں، بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ اپنے ہر بندے کی کبھی دُعا قبول بھی کرلیتا ہے اور انبیاء و اولیاء کی دُعا کو زیادہ تر قبول کرتا ہے مگر دعا کی توفیق دینا بھی اسی کے اختیار میں ہے اور قبول کرنا بھی، اور دُعا کرنی اور مراد ملنی دونوں باتیں تقدیر میں لکھی ہیں، تقدیر سے باہر کوئی کام دُنیا میں نہیں ہوسکتا اور کسی میں کچھ کام کرنے کی قدرت نہیں، ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا، نبی ہو یا ولی، سوائے اس کے کہ اللہ سے مانگے اور اس کی جناب میں دُعا کرے کچھ اور طاقت نہیں رکھتا۔ پھر وہ مالک و مختار ہے چاہے اپنی مہربانی سے قبول کرلے چاہے اپنی حکمت کی راہ سے قبول نہ کرے۔"

ضعیفُ العقیدہ کا خیال منتشر رہتا ہے اور مُوحّد فِکر وخیال کا اٹل ہونا ہے:۔

اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِقَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ لِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃً فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہُ

ابن ماجہ نے عمرو بن العاص رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک آدمی کے دل کے ہر میدان کی طرف راہ ہے جو شخص ان سب راہوں کی طرف اپنے دل کو لگادے تو اللہ کو کچھ پروا نہیں کہ کس وادی میں

Www.IslamicBooks.Website

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ   اس کو ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ پر بھروسہ
الشُّعَبُ "   کرے تو اللہ اس کے لئے سب راہوں میں
(مشکوٰۃ ۔ بَابُ الصَّبر)   کافی ہے "

یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی طلب ہوتی ہے یا کوئی مشکل پیش آجاتی ہے تو اس کے دل میں ہر طرف خیال دوڑتے ہیں کہ فلاں پیغمبر کو پکاریئے، فلاں امام کی مدد چاہیئے، فلاں پیر و شہید کی منّت مانیئے، فلاں پری کو مانیئے، فلاں نجومی اور رمّال سے پوچھیئے، فلاں ملّا سے فال کھلوایئے۔ لہٰذا جو شخص ہر خیال کے پیچھے دوڑتا ہے تو اللہ اس سے اپنی مقبولیت کی نگاہ پھیر لیتا ہے اور اس کو اپنے سچے بندوں میں نہیں رکھتا اور اللہ کی تربیت اور ہدایت کی راہ اس کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ اسی طرح ان خیالوں کے پیچھے دوڑتا ہوا تباہ ہوجاتا ہے کوئی دہریہ ہوجاتا ہے کوئی ملحد کوئی مشرک ہوجاتا ہے کوئی سب سے منکر "۔ اور جو کوئی اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہے اور کسی کے خیال کے پیچھے نہیں پڑتا اللہ اس کو اپنے مقبول لوگوں میں گن رکھتا ہے اور اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے اور اس کے دل میں ایسا چین و آرام بخش دیتا ہے کہ خیالات باندھنے والوں کو ہرگز میسر نہیں ہوتا اور جو کچھ جس کی تقدیر میں لکھا ہے وہ اس کو مل کر ہی رہتا ہے مگر خیالات باندھنے والا مفت میں رنج اٹھاتا ہے اور توکّل کرنے والا چین و آرام سے پالیتا ہے "۔

اللہ تعالیٰ کو دنیا کے بادشاہوں پر قیاس مت کرو

سب حاجتیں براہ راست اُسی سے مانگو:۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ   ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ   انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

Www.IslamicBooks.Website

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْئَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْئَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ (مشکوٰۃ - کتاب الدعوات)

ارشاد ہے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نمک بھی اللہ ہی سے مانگے اور جب اسکے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے بھی اللہ ہی سے مانگے

یعنی اللہ تعالیٰ کو بادشاہوں کی طرح نہ سمجھے کہ وہ بڑے بڑے کام خود کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام نوکروں کے حوالہ کر دیتے ہیں، لوگوں کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں نوکروں سے التجا کرنی پڑتی ہے، اللہ کے یہاں کا کارخانہ ایسا نہیں بلکہ وہ ایسا قادرِ مطلق ہے کہ آپ ہی ایک ہی آن میں کروڑوں کام چھوٹے اور بڑے درست کر سکتا ہے اور اس کی سلطنت میں کسی کی قدرت نہیں چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اُسی سے مانگنی چاہیئے کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی نہ چھوٹی چیز دے سکتا ہے نہ بڑی "۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو تنبیہ فرمائی کہ مجھ سے اپنی رشتہ داری پر بھروسہ مت رکھنا، عمل کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوگی:-

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَابَتَہٗ فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ

بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کیا کہ جب آیت "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ" (اپنے قرابتداروں کو ڈرایئے) نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابتداروں کو بُلایا اور اکٹھا کر کے عام کو مخاطب کر کے بھی کہا اور الگ الگ بھی کہا، فرمایا، اے کعب بن لوی کے بیٹو!

Www.IslamicBooks.Website

عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ وَيَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ (مشکوٰۃ ۔ باب الخلافۃ والامارۃ ۔)

تم اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ میں تمہیں اللہ کی طرف سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے مرہ بن کعب کے بیٹو اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ میں اللہ کے یہاں کچھ اختیار نہیں رکھتا اور اے عبد شمس کے بیٹو اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا اور اے عبد مناف کی اولاد اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے یہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا اور اے عبد المطلب کے بیٹو اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے یہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اور اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ سے بچا اور مجھ سے میرا مال جتنا چاہے مانگ لیکن میں اللہ کے یہاں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا“

یعنی اور لوگ کسی بزرگ کے رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اس کی حمایت پر بھروسہ ہوتا ہے اور اس پر مغرور ہو کر اللہ کا خوف کم رکھتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ اپنے قرابت داروں کو ڈراؤ۔

آپ نے سب کو بلکہ اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے جو اپنے اختیار میں ہو۔ میرا مال ہے اس میں مجھ کو بخل نہیں اور اللہ کے ہاں

Www.IslamicBooks.Website

کا معیار میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے،

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آتی، جب تک سب کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نہ کرلے تو کچھ کام نہیں نکلتا۔"

Www.IslamicBooks.Website

اَلفَصلُ الرّابِعُ

فی رَدّ الاِشرَاکِ فی العُبادۃ

چوتھی فصل — اِشراک فی العِبادۃ کے رد میں

توحید خالص کی دعوت اور قدیم و جدید شرک کی تردید:۔

عبادت کہتے ہیں ان کاموں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندوں کو بتلایا ہے۔ اس فصل میں یہ ذکر ہے کہ وہ کون کون سے کام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں تاکہ وہ کسی اور کے لئے وہ کام نہ کریں جس کی وجہ سے شرک لازم آئے: قَالَ اللہُ تعالیٰ:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللہَ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝ (سورۃ ہود۔ آیت ۲۵۔۲۶)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، کہ وہ یہ اعلان کریں کہ میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں اس بات کیلئے کہ صرف اللہ ہی کی بندگی کرو۔ میں تمہارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

یعنی مسلمانوں اور کافروں میں تقابل حضرت نوح ہی کے وقت سے شروع ہوا ہے۔ جب ہی سے اس بات پر مقابلہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ جیسی تعظیم کسی اور کی نہ کی جائے اور جو کام اس کی تعظیم کے ہیں وہ اوروں کیلئے نہ کئے جائیں۔"

Www.IslamicBooks.Website

ہر قسم کے سجدے صرف اللہ ہی کے لئے جائز ہیں :۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔ (سورۃ حم السجدۃ۔ آیت ۳۷)

مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو۔ اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان سب کو پیدا کیا، اگر تم اسی کی بندگی کرنا چاہتے ہو"

یعنی جو آدمی چاہے کہ اللہ ہی کا بندہ بنے تو سجدہ اسی کو کرے اور کسی چاند، سورج کو سجدہ نہ کرے"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں یوں ہی فرمایا ہے کہ سجدہ کرنا صرف خالق ہی کا حق ہے کسی بھی مخلوق کو سجدہ نہ کیا جائے"۔ اور مخلوق ہونے میں چاند اور سورج نبی اور ولی برابر ہیں۔

جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو اور آل یعقوب نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا تو ہم بھی اسی طرح کسی بزرگ کو سجدہ کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

تو یہ بات غلط ہے، آدم کے وقت اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے تو جو لوگ ایسی حجتیں لاتے ہیں وہ اپنی بہنوں سے نکاح کریں"۔ اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیئے، اس نے جب جو حکم فرمایا اس کو دل وجان سے قبول کرلینا چاہیئے اور یہ حجت نہ نکالے کہ اگلے لوگوں پر تو یہ حکم نہ تھا ہم پر کیوں ہوا؟ ایسی حجتیں لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک میں ایک مدت تک ایک حکم جاری کیا، پھر اس کے بعد دوسرا حکم جاری کیا تو جو شخص یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی حکم پر

Www.IslamicBooks.Website

چلیں گے بعد والا حکم نہیں مانتے، تو وہ بھی باغی ہو جاتا ہے۔"

اللہ کے صالح بندوں کے بارے میں معتقدین کا گمراہ کن عقیدہ :-

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :-

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا۔

(سورۃ الجن۔آیت ۱۸-۱۹-۲۰)

اور بیشک سجدے اللہ ہی کو ہیں نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی اور کو۔ اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے کہ اللہ کو پکارے تو قریب ہے کہ لوگ اس پر ہجوم کر دیں۔ کہدو میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہیں سمجھتا۔"

یعنی جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے پاک دل سے اس کو پکارتا ہے تو بیوقوف لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تو بڑا بزرگ ہو گیا، یہ جس کو جو چاہے دے جس سے جو چاہے چھین لے، اس بات کی امید کر کے اس پر ہجوم کرتے ہیں۔ اس بندے کو چاہیئے کہ سچی بات بیان کر دے کہ مشکل کے وقت اللہ ہی کو پکارنا حق ہے اور اسی سے نفع و نقصان کی امید رکھنی چاہیئے، اس لئے کہ ایسا معاملہ کسی اور کے ساتھ کرنا شرک ہے اور شریک و شرک سے میں بیزار ہوں، جو شخص ایسا معاملہ کرے اور چاہے کہ اس سے میں راضی رہوں تو یہ ہرگز ممکن نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام جپنا اُن کاموں میں سے ہے جنہیں اللہ نے اپنے لئے خاص کیا ہے، کسی اور سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔"

Www.IslamicBooks.Website

ارکانِ حج اور انتہائی تعظیم کے اعمال بیت اللہ اور حرم کیساتھ خاص ہیں

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ	اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجئے لوگ آئیں
رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ	گے آپ کے پاس پیدل چل کر اور دبلی پتلی
مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْهَدُوْا	اونٹنیوں پر جو دور دراز راستوں سے چلی آتی ہیں
مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ	تاکہ لوگ اپنے فائدے کی جگہوں پر حاضر ہو جائیں
اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا	اور اللہ کا ذکر کریں مقررہ دنوں میں ان
رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ	جانوروں پر جسے اللہ نے انھیں چوپایوں
فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ	میں سے عطا کیا ہے خود بھی ان میں سے کھاؤ
الْفَقِیْرَ، ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا	اور بدحال محتاجوں کو بھی کھلاؤ پھر چاہیئے کہ
نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ	پورا کریں میل کچیل اپنا اور اپنی نذریں پوری
(سورۃ الحج۔ آیت ۲۷-۲۸-۲۹)	کریں اور قدیم گھر کا طواف کریں۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے بعض جگہوں کو مقرر کیا ہے جیسے کعبہ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ، صفا، مروہ، مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ سارا حرم۔ اور لوگوں کے دلوں میں وہاں جانے کا شوق ڈال دیا ہے کہ ہر طرح سے خواہ سواری سے خواہ پیدل دُور دُور سے قصد کرتے ہیں، رنج اور سفر کی تکلیف اٹھاتے ہیں میلے کچیلے ہو کر وہاں پہونچتے ہیں اور اُسی کے نام پر وہاں جانور ذبح کرتے ہیں اور اپنی منتیں ادا کرتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں اور اپنے مالک کی تعظیم جو دل میں بھری ہوئی ہے وہاں جا کر خوب نکالتے ہیں، کوئی چوکھٹ چومتا ہے کوئی دروازے کے سامنے اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد میں مشغول ہے، کوئی ادب سے کھڑا اس کو دیکھ ہی رہا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

غرض اس قسم کے کام اللہ کی تعظیم کے لئے کرتے ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے اور ان کو دین دُنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

حج اور اس کے اعمال بیت اللہ کے سوا کہیں اور کرنے جائز نہیں:

اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کے لئے نہ کرنے چاہئیں۔ اور کسی کی قبر پر یا چلّہ پر یا کسی کی تھان پر دُور دُور سے قصد کرنا اور سفر کی رنج و تکلیف اُٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہونچنا اور وہاں جا کر جانور چڑھانے اور منتیں پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا، وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا اور اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی، یہ شرک کی باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کرنا چاہیئے مخلوق کی یہ شان نہیں کہ اس سے یہ معاملہ کیجیئے۔

بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑنا اور اُن کے احترام میں جانوروں کا ذبح کرنا اُنہیں اُن کے نام نذر کرنا سب حرام ہے:

اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ۔ (سورۃ انعام آیت ۱۴۵)

یا گناہ کی چیز کرے جو غیر اللہ کے لئے مشہور کی گئی ہے۔

یعنی جیسے سور، خون اور مُردار ناپاک و حرام ہے ایسا ہی وہ جانور ناپاک و حرام ہے جو خود گناہ کی صورت بن رہا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام کا ٹھہرایا گیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو جانور کسی مخلوق کے نام کا ٹھہرایا جائے وہ جانور حرام اور ناپاک ہے۔ اس آیت میں یہ ذکر نہیں کہ اس جانور کو ذبح کرتے وقت کسی مخلوق کا نام لیں تب ہی وہ حرام ہوگا۔ بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا

Www.IslamicBooks.Website

مثلاً یہ کہ یہ گائے سیّد احمد کبیر[۱] کی ہے یہ بکرا شیخ سدّو[۲] کا ہے، وہ حرام ہو جاتا ہے۔ پھر جو جانور مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام ذبح کر دیجئے خواہ ولی کا ہو یا نبی کا، باپ کا ہو یا دادے کا، بھوت کا ہو یا پری کا، وہ سب حرام و ناپاک ہے اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔

خیالی شخصیتیں اور بھانت بھانت کے شریک :۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ، إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ، أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ، ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(سورۃ یوسف آیت ۳۹۔۴۰)

حضرت یوسف نے قید خانہ میں اور قیدیوں سے کہا اے قید خانہ کے ساتھیو! کیا کئی مالک الگ الگ بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست؟ اللہ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو وہ صرف خیالی نام ہیں جنھیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ چھوڑا ہے اللہ نے اس کی کوئی دلیل نہیں اُتاری، اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، اس نے یہی حکم کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی مت کرو یہی دین مضبوط ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

یعنی اول تو غلام کے حق میں کئی مالک ہونا بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیئے کہ سب مراد اس کی پوری کرے اور اس کے سب کاروبار بنا دے اور دوسرے یہ کہ

۱؎ غالباً اس سے مراد سیّد احمد الرفاعی ہیں جن کی وفات ۵۷۸ھ ہجری میں ہوئی۔ اور جو طریقۂ رفاعیہ کے بانی ہیں۔

۲؎ اس نام کے کسی متعین شخص کا تاریخ میں ذکر نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

ان مالکوں کی کچھ حقیقت نہیں، وہ اصل میں کچھ چیز ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے آپ ہی لوگ خیال باندھ لیتے ہیں کہ بارش برسانا کسی اور کے اختیار میں ہے اور دانہ اگانا کسی اور کے اختیار میں ہے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے، تندرستی کوئی اور دیتا ہے، پھر آپ ہی ان کے نام مقرر کر لیتے ہیں کہ فلاں کام کے مختار کا نام یہ ہے اور خود ہی ان کو مانتے ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں، پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ رسم بن جاتی ہے حالانکہ یہ محض اپنے غلط خیالات میں ان کی کچھ حقیقت نہیں، وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی ہے اور نہ کسی کا یہ نام ہے اور اگر کسی کا یہ نام ہے بھی تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں، سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص مالک و مختار نہیں، جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمدؐ یا علیؓ نہیں اور جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، ایسا شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں دنیا کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں، بلکہ محض اپنا خیال ہے، اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے۔ اور اللہ کے سوا دوسرا وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہو۔"

"یہی اصل دین ہے کہ اللہ کے حکم پر چلئے اور کسی کا حکم اس کے مقابل میں ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں اور درویشوں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو سند سمجھ لینا یہ بھی اُنہی باتوں میں سے ہے جنہیں اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے مخصوص کیا ہے، پھر جو شخص یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

بندوں کو اللہ کے حکم تک رہنمائی پانا رسول ہی کے خبر دینے سے ہوتا ہے، جو شخص کسی امام یا مجتہد کی، یا غوث یا قطب کی بات کو، یا باپ دادا، یا کسی بادشاہ اور وزیر کی، یا پادری، پنڈت کی بات اور ان کی راہ و رسم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مقدم سمجھے اور آیت و حدیث کے مقابلہ میں پیر و استاد کے قول کو سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع الٰہی کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے، بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے، پھر جس کی بات اس کی خبر کے موافق ہو تو مانیئے اور جو موافق نہ ہو تو نہ مانیئے [1]

خشوع اور خضوع کے ساتھ تعظیم اللہ ہی کا حق ہے :-

اَخْرَجَ التِّرْمِذِی عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ	ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ
قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ	لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح کھڑے
(مشکوٰۃ ؛ باب القیام)	رہیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے "۔

[1] اس لئے کہ مقصود تو اللہ اور اس کے رسول کی اتباع ہے اور علماء مجتہدین اور ائمہ مذاہب تو اللہ و رسول کے کلام کے شارح ہیں، تو جو شخص ان کے قول کو تسلیم کرے تو محض شارح اور مفسر کی حیثیت سے نہ کہ شارع اور قانون ساز کی حیثیت سے ۔

لیکن جس نے محض تقلیدی عصبیت اور جاہلی محبت کی بنا پر کسی مجتہد کے قول کو نصوص شرعیہ پر ترجیح دی تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور مسلمانوں کی شاہراہ مستقیم سے ہٹ گیا ہے "۔

Www.IslamicBooks.Website

یعنی جو شخص چاہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہیں نہ ہلیں جُلیں، نہ بولیں، نہ اِدھر اُدھر دیکھیں بلکہ تصویر کی طرح بن جائیں، وہ شخص دوزخی ہے کیونکہ وہ شخص خدائی کا دعویٰ رکھتا ہے اس لئے کہ جو تعظیم اللہ کے لئے خاص ہے کہ اس کے بندے اس کے روبرو نماز میں ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے ہوتے ہیں یہ بھی ویسی ہی تعظیم اپنے لئے چاہتا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انھیں کاموں میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے مقرر کیا ہے او ز راسے کسی اور کے لئے نہ کیا جائے۔"

اپنے تراشے ہوئے بُتوں کی عبادت :-

اَخْرَجَ التِّرْمِذِی عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

ترمذی نے ثوبان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قیامت کے آنے تک میری امت کے بہت سے قبائل مشرکین میں مل جائیں گے اور میری امت کے بہت سے قبائل تھانوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔"

یعنی شرک دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے، اس کو عربی زبان میں صنم کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کسی تھان کو مانے، یعنی کسی مکان کو یا درخت کو یا کسی پتھر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو کسی کے نام کا ٹھہرا کر پوجے، اس کو عربی زبان میں وثن کہتے ہیں۔"

اِسی میں قبر اور کسی کا چلّہ اور لحد اور کسی کے نام کی چھڑی، تعزیہ، علم، سدّہ، اور امام قاسم اور پیر دستگیر کی مہندی، امام کا چبوترہ، اُستاد اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ بھی داخل ہے

Www.IslamicBooks.Website

کیونکہ لوگ اس کی تعظیم کرنے میں اور وہاں جاکر نذریں چڑھاتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں، اسی طرح شہید کے نام کا طاق اور نشان اور توپ جس کو بکرا چڑھاتے ہیں اور اس کی قسم کھاتے ہیں اور اسی طرح بعض مکان مرضوں کے نام سے مشہور کرتے ہیں جیسے سیتلا کا تھان یا مسان، یا بھوانی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا براہی کا، غرض یہ سب وثن ہیں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قیامت کے قریب جو مسلمان مشرک ہو جائیں گے اُن کا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ وہ ایسی چیزوں کو مانیں گے، برخلاف اور مشرکوں کے جیسے ہندو یا مشرکین عرب، کہ اکثر صنم پرست ہیں یعنی مورتوں کو مانتے ہیں، دونوں مشرک ہیں، اللہ سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن۔

تقرب اور تعظیم کے لئے جانور ذبح کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے:۔

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْرَجَ صَحِیْفَۃً فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔

(مشکوٰۃ: کتاب الصید والذبائح)

مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الطفیل نے نقل کیا کہ حضرت علی نے ایک کتاب نکالی جس میں یوں لکھا تھا کہ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔

یعنی جو کوئی اللہ کے سوائے کسی اور کے نام کا جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے۔ حضرت علیؓ نے ایک کتاب میں کئی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھ رکھی تھیں انھیں میں سے یہ بھی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کے نام کا جانور کرنا یہ بھی اُنہی کاموں میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی تعظیم کے لئے مقرر کیا ہے کہ صرف اسی کے نام پر کرنا چاہیئے، کسی اور کے نام پر کرنا شرک ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

آخر زمانے میں جاہلیت کے عقائد و عادات مسلمانوں میں رائج ہو جائیں گے :-

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ۔ (مشکوٰۃ باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس)

مسلم نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن نہیں پورے ہوں گے یعنی قیامت نہیں آئیگی یہانتک کہ لات و عزیٰ کو پوجا جانے لگے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ نے یہ آیت اتاری "ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ" کہ دین ہمیشہ یونہی غالب رہیگا۔ آپ نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہوگا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ ایک اچھی ہوا بھیجے گا جس سے وہ سب لوگ مر جائیں گے جن کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہ ہوگی اور وہ سب اپنے باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے

یعنی اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ وہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی برا مانیں۔

حضرت عائشہ رضی نے اس آیت سے یہ سمجھا کہ اس سچے دین کا زور قیامت تک قائم رہیگا،

Www.IslamicBooks.Website

آپؐ نے فرمایا کہ بیشک اس دین کا زور تو اُس وقت تک قائم رہیگا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا کہ وہ سب اچھے بندے مَر جائیں گے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا اور وہی لوگ زندہ رہ جائیں گے جن میں کچھ بھلائی نہیں ہوگی۔

یعنی نہ اللہ کی تعظیم، نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق، بلکہ باپ دادا کی رسموں کو سند پکڑنے لگیں گے اسی طرح سے شرک میں پڑجائیں گے کیونکہ اکثر باپ دادا جاہل مشرک گذرے ہیں جو بھی ان کی راہ ورسم کو سند بنائے گا خود بھی مشرک ہوجائے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں شرک قدیم بھی رائج ہوگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا۔ یعنی جس طرح مسلمان لوگ اپنے ولی نبی، امام وشہیدوں کے ساتھ شرک کا کام کرتے ہیں، اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے کہ کافروں کے بتوں کو بھی مانتے ہیں اور ان کی رسموں پر چلتے ہیں جیسے برہمن سے پوچھنا، شگون لینا، ساعت لینا، سیتلا مسانی پوجنا، ہنومان، سونا چماری، کلوا پر کی دہائی دینا، ہولی دیوالی کا تہوار کرنا، نوروز و مہرجان کی خوشی کرنا، قمر اور عقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ رسمیں ہنود ومجوس کی ہیں جو مسلمانوں میں رواج پاگئی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں شرک کی راہ اسی طرح کھلے گی کہ وہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر باپ دادا کی رسم کے پیچھے پڑیں گے۔"

آخر زمانے میں شیطان کا فتنہ:۔

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَطْلُبُهُ وَيُهْلِكُهُ

مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا جو اس کو

Www.IslamicBooks.Website

ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ۔

[مشکوٰۃ باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس]

تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کردیں گے اس کے بعد اللہ ایک ٹھنڈی ہوا شام کی طرف سے بھیجے گا جو ہر اُس شخص کو ہلاک کردیگی جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا، پھر بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو بیوقوفی میں پرندے اور درندے جیسے ہونگے جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی سمجھیں گے نہ بُری بات کو بُری سمجھیں گے، شیطان بھیس بدل کر اُن کے پاس آئیگا اور کہیگا، تم لوگوں کو شرم نہیں آتی، لوگ کہیں گے تم ہم سے کیا کہتے ہو تو وہ بُت پوجنے کا حکم دیگا جس سے انکی روزی آنے لگے گی اور ان کی زندگی اچھی گذرنے لگے گی۔

یعنی آخر زمانے میں ایمان دار لوگ مرجائیں گے اور محض بے وقوف رہ جائیں گے کہ رات دن دوسروں کا مال کھانے کی فکر میں نہ بُرا سمجھیں گے نہ بھلا، پھر شیطان ان کو سمجھائے گا کہ محض بے دین ہوجانا بڑے شرم کی بات ہے، دین کا شوق ہوگا مگر اللہ اور رسول کے کلام پر نہ چلیں گے بلکہ اپنی عقل سے دین کی راہیں نکالیں گے، شرک میں پڑجائیں گے اور اس حالت میں بھی ان کو روزی کی کشادگی اور زندگی کا آرام مل جائے گا اور اس وجہ سے اور بھی شرک میں پڑجائیں گے کہ جیسے جیسے ہم ان کو مانتے ہیں اسی قدر ہم کو مرادیں ملتی ہیں۔

اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے کہ بعض وقت بندہ شرک میں پڑا ہوتا ہے اور اس کے غیر سے

Www.IslamicBooks.Website

مرادیں مانگتا ہے اور اللہ اس کے بہلانے کے لئے اُس کی مرادیں پوری کرتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ میں سچی راہ پر ہوں، مُراد ملنے نہ ملنے کا اعتبار نہ کیجئے اور سچا دین توحید کا ہے اس کو ہرگز نہ چھوڑیئے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور صرف بے حیا ہی بن جائے اور پرایا مال کھانے لگے، اسے قصور نہ سمجھے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نہ کرے مگر تب بھی شرک کرنے اور اللہ کے سوا کسی اور کو ماننے سے بہتر ہے کیونکہ شیطان وہ بات چھڑا کر یہ بات سکھلاتا ہے۔

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ

(مشکوٰة باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس)

شیخین نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین ذی خلصہ کے آس پاس نہ ملنے لگ جائیں۔"

یعنی دوس نام ہے عرب کی ایک قوم کا، ان میں ایک بت تھا جس کا نام ذی خلصہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں توڑ ڈالا گیا تھا مگر آپ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب لوگ اس کو پھر ماننے لگیں گے اور عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی، اُن کے سرین آپ کو ہلتے نظر آئیں گے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک کی بات ہے اور کافروں کی رسم ہے یہ ہرگز نہ کی جائے۔"

Www.IslamicBooks.Website

اَلفصلُ الخامِسُ

فی رَدِّ الاِشراک فی العادات

پانچویں فصل اِشراکُ فی العاداتُ کے رد میں

بُت پرستی اور ضعیفُ الخیالی کے نظریاتُ میں عورتوں کو دیوی دیوتا بنانا اور مسلمانوں کا اُن کی تقلید کرنا :۔

یعنی اس فصل میں اُن آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے دنیا کے کاموں میں جیسا معاملہ اللہ سے رکھتا ہے کہ اس کی ہر طرح تعظیم کرتا ہے ویسا ہی معاملہ کسی اور سے نہ کرے "۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ :۔

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا، وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا لَّعَنَہُ اللّٰہُ م وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ

نہیں پکارتے اللہ کے سوا مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان سرکش کو جس پر اللہ نے لعنت کی۔ اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے اپنا الگ حصہ حاصل کر لوں گا، اور میں انھیں گمراہ کردونگا اور خیالات میں مبتلا کردوں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹنے لگیں گے اور میں انھیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدل ڈالیں اور جو لوگ اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ؕ یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْھِمْ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ زوَ لَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا مَحِیْصًا ○

(سورۃ النساء۔ آیات ۱۱۷ تا ۱۲۱)

سوا شیطان کو اپنا ولی بنائیں گے وہ بڑے کھلے خسارے میں پڑیں گے، ان سے وعدے کرتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے محض دغابازی کا وعدہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جس سے وہ چھٹکارا نہ پا سکیں گے۔

یعنی جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرالیتا ہے کوئی بی بی آسیہ کا، کوئی بی بی اتا ولی کا، کوئی لال پری کوئی سیاہ پری، کوئی سیتلا، کوئی مسانی و کالی کا، غرضکہ ایسے ہی خیالات باندھتے ہیں اور وہاں حقیقت میں نہ کوئی عورت ہے نہ کوئی مرد، محض اپنا خیال اور شیطانی وسوسہ ہے۔ اور یہ جو سر پر چڑھ کر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ دکھاتا ہے وہ شیطان ہے سب اس کی نذرونیاز یں اس کو پہونچتی ہیں حالانکہ یہ اپنے خیال میں تو عورتوں کو دیتے ہیں۔

اور حقیقت میں شیطان تو اللہ کی درگاہ کا راندہ ہوا ہے اس سے دین کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ وہ تو انسان کا دشمن ہے اس کا بھلا کب چاہے گا بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہے کہ تیرے بہت سارے بندوں کو اپنا بندہ بناؤں گا اور اُن کو گمراہ کروں گا، کہ وہ محض اپنے خیالات و تصورات کو مانیں گے اور میرے نام کے جانور ٹھہرائیں گے اور اُن پر میری نیاز کا نشان کریں گے جیسے جانور کا کان چیرنا، یا کان کاٹنا، یا اس کے گلے میں نار ڈالنا۔ ماتھے پر مہندی لگانا، منھ پر سہرا باندھنا، منھ کے اندر پیسہ ڈالنا، غرضیکہ جو کچھ کسی جانور پر نشان کر دیجئے کہ یہ فلاں کی نیاز ہے وہ سب اس میں داخل ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور یہ بھی شیطان نے کہا ہے کہ میں ان کو سکھاؤں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدل دیں گے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھے گا، کوئی کسی کے نام پر ناک کان چھید دے گا، کوئی داڑھی منڈا کر خوبصورتی دکھائے گا، کوئی چار ابرو کی صفائی دے کر فقیری جتائے گا۔

یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں اور اللہ و رسول کے خلاف ہیں جس نے اللہ جیسے کریم کو چھوڑ کر شیطان جیسے دشمن کی راہ پکڑی، صریح غبن کھایا کیونکہ شیطان اوّل تو دشمن ہے، دوسرے وسوسہ ڈالنے کے سوا کچھ قدرت نہیں رکھتا، وہ یہی کرتا ہے کہ کچھ جھوٹے وعدے دیتا ہے کہ فلاں کو مانو گے تو یہ ہوگا اور فلاں کو مانو گے تو یوں ہوگا اور دُور دور کی آرزوئیں جتاتا ہے کہ اتنے روپئے ہوں تو ایسا باغ بنے اور محل تیار ہو، بس اس کا ہاتھ لگتے ہی آدمی گھبرا کر اس کی راہ بھول جاتا ہے اور دوسروں کی طرف دوڑنے لگتا ہے؛ اور ہوتا ہے وہی جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے کسی کے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسوسہ اور اس کی دغابازی ہے اور آخر انجام ان باتوں کا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اصل دوزخی بن جاتا ہے اور ایسا شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے کہ بہتیرا چاہے کہ چھوٹ جائے مگر ہرگز نہیں چھوٹ سکتا۔

مُشرکین کا نعمتِ الٰہی سے اِنکار کرنا اور غیر اللہ کی ہر طرح تعظیم کرنا و شکر بجا لانا:۔

قَالَ اللہُ تَعَالیٰ:۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	اللہ وہ ہے جس نے تم کو ایک جان سے
وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا	پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس
لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا	سے چین پائے پھر جب اس نے ڈھانپ لیا

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔)

اس کو، پیٹ رہ گیا اسکو ہلکا سا، پھر گذر گئی اسی طرح، پھر جب بوجھل ہوئی تو دونوں پکارنے لگے اپنے مالک کو، اے اللہ اگر تونے ہم کو اچھا بچہ دیا تو بیشک ہم حق ماننے والے ہوں گے پھر جب اللہ نے ان کو اچھا بچہ دیا تو اللہ کی دی ہوئی اس نعمت میں دوسروں کو شریک کرنے لگے۔ بہت بلند ہے اللہ ان کے شریک بتانے سے ۔"

یعنی اوّل بھی انسان کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور اسی نے جورو بھی دی اور خاوند و جورو میں الفت دی اور جب اولاد کی امید ہوتی ہے تو اس کو پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اولاد اچھی ہوئی تو اس کا بہت حق مانیں گے لیکن جب اللہ اولاد بخشتا ہے تو دوسروں کو ماننے لگتے ہیں اور ان کی نذر و نیازیں کرتے ہیں کوئی کسی کی قبر پر لے جاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر کوئی کسی کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کی بدھی پہناتا ہے کوئی کسی کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کا فقیر بناتا ہے کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش، کوئی علی بخش، کوئی امام بخش، کوئی پیر بخش، کوئی سیتلا بخش، کوئی گنگا بخش :۔ اللہ تو ان کی نذر و نیاز کی کچھ پروا نہیں رکھتا، وہ بہت بڑا بے پرواہ ہے البتہ یہ لوگ آپ ہی مردود ہو جاتے ہیں ۔"

حقّ اللہ میں کمی کرنا اور غیروں پر اُسے ترجیح دینا :۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ

اور لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کھیتی اور

Www.IslamicBooks.Website

وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا۔ فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ، وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

(سورۃ الانعام۔ آیت ۱۳۶)

مویشی میں اللہ کا ایک حصہ مقرر کرتے ہیں، اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حصہ ہے اور ہمارے شریکوں کا، تو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ اللہ کو نہیں ملے گا اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کو ملیگا، کتنا بُرا فیصلہ وہ کرتے ہیں"۔

یعنی سب کھیتی اور مویشی اللہ نے ہی پیدا کئے ہیں کسی اور نے نہیں پیدا کیا، پھر اس میں سے جس طرح اللہ کی نیاز نکالتے ہیں اسی طرح دوسروں کی نیاز کرتے ہیں بلکہ دوسروں کی نیاز کی جتنی احتیاط اور ادب کرتے ہیں اتنی اللہ کی نیاز کے لئے نہیں کرتے"۔

اپنی طبعیت سے شریعت بنانا:۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

(سورۃ الانعام۔ آیت ۱۳۹)

اور یہ مشرکین کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتی اچھوتی ہیں انھیں وہی کھائے گا جسے ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں گے۔ اور کچھ مویشی ایسے ہیں کہ ان کی سواری منع ہے اور کچھ مویشی ایسے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے، یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اللہ ان کے اس فریب کی عنقریب ان کو سزا دے گا"۔

یعنی لوگ محض اپنے خیال سے یہ مقرر کر لیتے ہیں کہ فلاں چیز اچھوتی ہے اس کو فلاں کھائے

Www.IslamicBooks.Website

اور فلاں نہ کھائے اور کچھ جانوروں پر لادنے اور سواری کرنے سے منع کرتے ہیں کہ یہ فلاں کی نیاز کا جانور ہے اس کا ادب کیا جائے اور کچھ جانوروں کو اللہ کے نام کا نہیں ٹھہراتے بلکہ کسی اور کے نام کا ٹھہراتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ ان باتوں سے خوش ہوتا ہے اور مرادیں دیتا ہے، یہ سب جھوٹ ہے اس کی سزا پائیں گے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ (سورۃ المائدۃ۔آیت ۱۰۳)

نہیں مقرر کیا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام، لیکن کافر لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔"

یعنی جو جانور کسی کے نام کا مقرر کرتے تھے اس کا کان پھاڑ دیتے تھے اس کو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈ کرتے تھے اس کو سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتا کہ اگر فلاں جانور کا بچہ نر ہوگا تو ہم اس کی نیاز کر دیں گے اگر دو بچے نر و مادہ ساتھ پیدا ہو جاتے تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے کہ مادہ کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے وہ نیاز نہیں ہو سکتا، اس مادہ کو وصیلہ کہتے ہیں۔ اور جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اس پر لادنا اور چڑھنا چھوڑ دیتے اس کو حامی کہتے تھے، فرمایا کہ یہ سب باتیں اللہ نے نہیں فرمائی ہیں، یہ انھوں نے اپنی بیوقوفی سے رسمیں باندھ لی ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی جانور کو کسی کے نام کا مقرر کرنا اور اس کا کچھ نشان اس پر لگا دینا اور یہ خاص کر دینا کہ فلاں کی نیاز گائے ہی ہوتی ہے فلاں کی بکری اور فلاں شخص کی

Www.IslamicBooks.Website

مُرغی، یہ سب رسمیں بیوقوفی کی ہیں اور اللہ کے حکم کے خلاف ہیں ۔"

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ :۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّ ھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ (النحل ۔ ۱۱۶)

اور ایسی جھوٹی باتیں نہ کہو جنہیں تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو. جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے ۔"

یعنی اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹھہرالو کہ فلاں کام کرو اور فلاں کام نہ کرو کیونکہ کسی بھی کام کو جائز اور ناجائز کرنا اللہ ہی کی شان ہے ۔ اسی میں سے اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور یہ خیال کرنا کہ فلاں کام کو یوں کیجئے تو مرادیں ملتی ہیں اور نہیں تو کچھ خلل ہو جاتا ہے، یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے سے کچھ مُراد نہیں ملتی ۔

اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا چاہئے لال کپڑا نہ پہننا چاہیئے حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائیں اور رجب ان کی نیاز کیجئے تو اس میں ضرور بالضرور فلاں فلاں ترکاریاں ہوں اور مسّی و مہندی ہو اور اس کو لونڈی نہ کھائے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نہ کھائے اور جو نیچ قوم ہو یا بدکار ہو وہ بھی نہ کھائے اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہے اور اس کو احتیاط سے بنایئے اور حُقّہ پینے والے کو نہ دیجئے اور شاہ مدار کی نیاز میں مالیدہ ہی چڑھتا ہے اور بوعلی قلندر کی صحنی اور اصحاب کی گوشت روٹی، اور بیاہ میں فلاں رسمیں ضرور ہیں اور موت میں فلاں فلاں رسمیں، اور موت کے بعد آپ شادی نہ کیجئے، نہ شادی میں بیٹھئے، نہ اچار ڈالئے اور فلاں لوگ

Www.IslamicBooks.Website

نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلاں سوسی نہ پہنیں۔ ایسا خیال کرنے والے سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اور اللہ کی حکومت کی شان میں اپنا دخل کرتے ہیں کہ اپنی ایک الگ شریعت بناتے ہیں"۔

ستاروں اور نچھتر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے دنیا کے حالات پر اثر پڑتا ہے کھلا ہوا شرک ہے۔

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَۃِ عَلٰی اَثَرِ سَمَآءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِیْ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِبِ۔

(مشکوٰۃ : باب الکہانۃ)

بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن خالد جہنی نے نقل کیا کہ ہم کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز حدیبیہ میں پڑھائی اور اسی رات کو بارش ہوئی تھی، نماز کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے کہا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ نے ارشاد فرمایا آج صبح کو میرے بعض بندے کافر ہوں گے اور بعض مومن ہوں گے۔ جس نے کہا کہ ہم کو بارش ملی اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے وہ مجھ پر یقین لایا اور ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو بارش ملی فلاں نچھتر سے وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں پر یقین لایا"۔

یعنی جو شخص دنیا کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے منکروں

Www.IslamicBooks.Website

میں جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والوں میں شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کا چلانا اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے اس کو اللہ بھی اپنے مقبول بندوں میں گِن لیتا ہے اور ستارہ پرستوں سے نکال لیتا ہے "

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی اور بُری ساعت کا ماننا اور اچھی بُری تاریخ اور دِن کا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتیں ہیں کیونکہ یہ سب ستاروں سے تعلق رکھتی ہیں اور ستاروں کا ماننا ستارہ پرستوں کا کام ہے "

نجومیوں اور کاھنوں پر اعتماد رکھنا کفر ہے :-

اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عُلُوْمِ النُّجُوْمِ بِغَیْرِ مَا ذَکَرَ اللّٰہُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ کَاھِنٌ وَالْکَاھِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ کَافِرٌ۔

(مشکوٰۃ : باب الکہانۃ)

رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نجوم کی کوئی بات اللہ کی بتائی ہوئی بات کے سوا سیکھی تو اس نے جادو کی ایک راہ سیکھی، نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے "

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ستاروں کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان میں اللہ کی قدرت اور حکمت معلوم ہوتی ہے اور ان سے آسمان کی خوبصورتی ہے اور شیطانوں کو انھیں سے مار مار کر بھگاتے ہیں، یہ بات نہیں ذکر کی کہ کچھ جہاں کے کارخانہ میں ان کو دخل ہے اور دُنیا میں برائی بھلائی ان کی تاثیر سے ہوتی ہے۔

جو کوئی وہ پہلی بات چھوڑ کے اس دوسری بات کی تحقیق کے پیچھے پڑے اور اس سے معلوم

Www.IslamicBooks.Website

کر کے غیب کی بات بتلایا کرے جیسا کہ برہمن جنات سے پوچھ پوچھ کر غیب کی باتیں بتلاتا ہے جس کو عربی زبان میں کاہن کہتے ہیں یہ بھی اسی طرح نجوم سے معلوم کر کے غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو گویا نجوم اور کاہن کی ایک ہی راہ ہے۔

اور کاہن تو جادوگروں کی طرح جنوں سے دوستی کرتا ہے اور ان سے دوستی اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ان کو مانئے اور پکاریئے اور بھوگ دیجئے، یہ کفر کی بات ہے، نجومی اور کاہن اور ساحر کفر کی راہ چلتے ہیں:۔

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔

(مشکوٰۃ۔ باب الکہانۃ)

مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہؓ نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی خبریں بتلانے والے کے پاس جاکر کچھ پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی:۔

یعنی جو شخص غیب کی بات بتانے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے پاس جو شخص جا کر کوئی بات پوچھے تو اس کی عبادت چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی، کیونکہ اس نے شرک کی بات کی اور وہ سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے؛ اور نجومی اور رمّال اور جفّار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف و استخارہ کا دعویٰ کرنے والے سب اس میں داخل ہیں:۔

اہلِ جاہلیت کے کمزور عقیدے اور ان کے مقلّد مسلمان:۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ وَالطِّیَرَۃُ مِنَ

ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قبیصہ نے نقل کیا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شگون لینے کے لئے جانور اڑانے اور فال نکالنے کے

Www.IslamicBooks.Website

لیئے کچھ ڈالنا اور شگون لینا کفر کی رسمیں ہیں "
الْجِبْتِ ۔ (مشکوٰۃ باب الفال والطیرۃ)

ایک اور حدیث بھی اسی مضمون کی ہے ۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ (مشکوٰہ باب الفال والطیرۃ)

ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن مسعودؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شگون لینا شرک ہے ، شگون لینا شرک ہے ، شگون لینا شرک ہے "

یعنی عرب کے لوگوں میں شگون لینے کا بہت رواج تھا اور اس کا بڑا اعتقاد تھا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار فرمایا کہ " شرک ہے " تاکہ لوگ اس عادت کو چھوڑ دیں "

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاهَامَةَ وَلَاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ ۔ ؎۱ (مشکوٰۃ : باب الفال والطیرۃ)

ابو داؤد نے ذکر کیا کہ سعید بن مالک نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہامہ اور نہ کبھی کو کسی کا مرض لگتا ہے اور نہ کسی چیز میں نامبارکی ہے اور جو نامبارکی کسی چیز میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے "

؎۱ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " نحوست گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی ہے " اسکی شرح طبرانی میں اسماء بنت عمیس سے یوں ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گھر کی نحوست کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا " اس کے میدان کی تنگی اور خبیث پڑوسی، پوچھا جانور کی نحوست کیا ہے ؟ فرمایا سواری نہ کرنے دینا اور بدعادت ہونا، پوچھا عورت کی نحوست کیا ہے ؟ فرمایا، بانجھ ہونا اور بدخلق ہونا "

Www.IslamicBooks.Website

یعنی عرب کے جاہلوں میں مشہور ہے کہ جو کوئی مارا جائے اور اس کا کوئی بدلہ نہ لے تو اس کے سر کی کھوپڑی میں سے ایک اُلّو نکل کر فریاد کرتا پھرتا ہے اس کو "ہامہ" کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ کہے کہ آدمی مر کر کسی جانور کی صورت میں بن کر آتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

اور یہ بھی اُن ہی میں مشہور تھا کہ بعض مرض جیسے خارش یا جذام ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں دستور ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکلے اس سے پرہیز کرتے ہیں اور لڑکوں کو اس کے پاس نہیں جانے دیتے کہ کہیں اس کے بھی نہ نکل آئے، یہ کفر کی رسم ہے اس کو نہ ماننا چاہیئے۔

اور یہ بھی ان ہی میں مشہور تھا کہ فلاں کام فلاں کو نامبارک ہُوا اور اُس کو راست نہ آیا، فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اگر کچھ اس بات کا اثر ہے تو تین ہی چیزوں میں ہے یعنی گھر، گھوڑا، عورت۔" اس سے معلوم ہُوا کہ یہ چیزیں کبھی نامبارک ہوتی ہیں مگر اس کے معلوم کرنے کی راہ نہیں بتائی کہ کیسے جانی جائے کہ یہ مبارک ہے اور یہ نامبارک۔ یہ لوگ کہا کرتے جو شیر مُنہ والا یعنی جس کے پرنالے اور دروازے پر شیر بنا ہو اور جو گھوڑا ستارہ پیشانی اور جو عورت کلجی ہو تو نامبارک ہوتی ہے، اس کی کچھ سند نہیں ملتی، بلکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان باتوں کا خیال نہ کریں اور جب نیا مکان خریدیں یا گھوڑا ہاتھ لگے یا بیاہ کریں یا لونڈی مول لیں تو اللہ سے اس کی بھلائی مانگیں اور اسی سے اس کی بُرائی سے پناہ چاہیں اور باقی اور چیزوں میں اس قسم کے خیالات نہ دوڑائیں کہ فلاں مجھے راست آیا اور فلاں نہ آیا۔"

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ	بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا

Www.IslamicBooks.Website

لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ۔ مرض کسی کو لگے اور نہ کسی مُردے کی کھوپڑی سے اُلّو نکلے اور نہ صفر کی کچھ حقیقت ہے"۔ (مشکوٰۃ : باب الفال والطیرۃ)

یعنی عرب کے جاہلوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ جس کے ایسا مرض پیدا ہو جائے کہ کھاتا چلا جائے اور پیٹ نہ بھرے جس کو حکیم "جوع الکلب" کہتے ہیں تو اس کے پیٹ میں کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کھاتی چلی جاتی ہے اس کو صفر کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کچھ بھوت بلا نہیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بعض مرضوں کے ساتھ کچھ بلا خیال کرتے ہیں اور اس کو مانتے ہیں جیسے سیتلا اور مسانی اور برا ہی، یہ سب غلط ہے"۔

اور یہ بھی ان میں مشہور تھا کہ صفر کا مہینہ نامبارک ہے اس میں کوئی کام نہ کیا جائے، تو یہ بھی غلط ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ [۱۳] دن صُفر کے نامبارک ہیں ان میں کچھ بلائیں اُترتی ہیں اور اسی پر ان دِنوں کا نام تیرہ تیزی رکھا ہے ان کی تیزی سے کچھ کام بگڑ جاتا ہے اور اسی طرح سے کسی مہینے کو یا تاریخ کو یا دِن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمیں ہیں"۔

اَخْرَجَ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ فَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔ (مشکوٰۃ باب الفال والطیرۃ)

ابن ماجہ نے حضرت جابر سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی میں رکھ دیا اور فرمایا "کھا اللہ پر اعتماد کر کے اور اسی پر بھروسہ کر کے"۔

یعنی ہم کو اللہ پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسہ ہے وہ جس کو چاہے بیمار کرے اور جس کو چاہے تندرست، ہم کسی بیمار کے ساتھ کھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور بیماری لگنے کو نہیں مانتے"۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ کی شان میں جہالت اور بے ادبی کی بات پر چپ رہنا جائز نہیں:۔

أَخْرَجَ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَازَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذَالِكَ فِي وُجُوْهِ أَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ أَنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ، شَانُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ، وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ؟ إِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ وَإِنَّهٗ لَيَئِطُّ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ ۔ (مشکوٰۃ باب بدء الخلق)

ابوداؤد نے ذکر کیا کہ جبیر بن مطعم نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا جانیں سختی میں پڑ گئیں اور کنبے بھوکوں مر رہے ہیں اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں، آپ اللہ سے ہمارے لئے بارش مانگیے کیونکہ ہم اللہ کے پاس آپ کی سفارش چاہتے ہیں اور اللہ کی سفارش چاہتے ہیں آپ کے پاس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ اور برابر اللہ کی پاکی بیان کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے اصحاب کے چہروں سے ظاہر ہونے لگا پھر فرمایا کتنے بیوقوف ہو تم، کسی کے سامنے اللہ کو سفارشی نہیں بناتے، اللہ کی شان بہت بڑی ہے اس سے، تم کتنے بیوقوف ہو، تم جانتے ہو اللہ کیا ہے؟ اس کا تخت اس کے آسمانوں پر اس طرح ہے اور انگلیوں سے بتایا کہ قبہ کی طرح، اور وہ چرچراتا ہے جیسے اونٹ کا پالان سواری سے چرچراتا ہے“۔

Www.IslamicBooks.Website

یعنی عرب میں قحط پڑا تھا ایک گنوار نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی سختی بیان کی اور دُعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش ہم اللہ کے پاس چاہتے ہیں اور اللہ کی سفارش آپ کے پاس چاہتے ہیں، یہ بات سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی آپ کے مُنہ سے نکلنے لگی، ساری مجلس کے لوگوں کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیّر ہو گئے، پھر اُس شخص کو آپ نے سمجھایا کہ کسی کو جو کسی کے پاس سفارشی ٹھہرائے تو ایسا ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اس کے اختیار میں ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ اس کام کو کر دے؛

لیکن جب یہ کہا کہ اللہ کو ہم نے پیغمبر کے پاس سفارشی ٹھہرایا تو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی، یہ بات بالکل غلط ہے، اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اور اولیاء اس کے سامنے ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں اور اس کا عرش زمین و آسمان کو ایک قُبّہ کی طرح گھیر رہا ہے اس وسعت کے باوجود اس شہنشاہ کی عظمت کو نہیں تھام سکتا بلکہ اس کی عظمت سے چرچراتا ہے، کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا بیان کر سکے اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور وہم بھی دوڑا سکے؟

پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اس کی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی کس کو قدرت ہے؟ وہ خود مالک الملک، کسی لشکر اور فوج اور وزیر و مشیر کے بغیر ایک آن میں کروڑوں کام کرتا ہے بھلا وہ کس کے سامنے سفارش کرے اور کس کی ہمت کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے، سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک دیہاتی کے منہ سے اتنی بات سننے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک اللہ کی جو عظمت بھری ہوئی ہے اُسے بیان کرنے لگے، لیکن ان

Www.IslamicBooks.Website

لوگوں کے بارے میں کیا کہا جائے جو اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی جیسا تعلق سمجھ کر کتنی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔

(معاذ اللہ) کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو ایک کوڑی میں مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے دو سال بڑا ہوں، کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی دوسری صورت میں ظاہر ہو تو میں ہرگز اس کو نہ دیکھوں اور کسی نے یہ شعر کہا ؎

دل از مہرِ محمدؐ ریش دارم   رقابت باخدائے خویش دارم

یعنی میں محمدؐ کی محبت سے زخمی دل رکھتا ہوں، میں اپنے اللہ سے اس بارے میں رقابت رکھتا ہوں۔

اور کسی نے یوں کہا کہ " باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار " یعنی اللہ کے بارے میں کچھ کہنے سننے میں پاگلوں کی طرح آزاد و بیباک رہو لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں انتہائی ہوش و عقل سے کچھ کہو۔ اور کوئی حقیقتِ محمدی کو حقیقتِ اُلوہیت سے افضل بتاتا ہے (نعوذ باللہ) اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

از خدا خواہیم توفیقِ ادب   بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

یعنی ہم اللہ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں کیونکہ بے ادب اللہ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔

"یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ" کہنا حرام ہے:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں پڑھتے ہیں "یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ"[1] یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی اللہ کے واسطے کچھ دو" یہ لفظ

[1] حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے عبد الوہاب کو وصیت فرمائی کہ " اپنی سب حاجتیں اللہ کو سونپو اور اُسی سے مانگو اور اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ مت رکھو توحید ہی اصل ہے توحید ہی اصل ہے توحید ہی کو اختیار کرو۔" (الفتح الربانی صفحہ ۶۶۵)

Www.IslamicBooks.Website

نہیں کہنا چاہیئے، البتہ اگر یوں کہیئے کہ "یا اللہ شیخ عبد القادر جیلانی کے لیے کچھ دے،، تو ایسا کہنا جائز ہے؛ غرض ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ شرک کی یا بے ادبی کی بُو آئے؛ کیونکہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے اور وہ بڑا بے پروا بادشاہ ہے، ایک نکتے میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے؛

اور یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور مُراد لے۔ معمّہ اور پہیلی بولنے کی اور بہت سی جگہیں ہیں کچھ اللہ کی جناب میں ان کا بولنا ضروری نہیں۔ کوئی شخص اپنے بادشاہ یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ نہ بادشاہ؛

ایسے نام رکھنے کی ترغیب دینا جن میں توحید کا نشان واضح ہو اور مشتبہ ناموں کے رکھنے سے پرہیز کرنا:۔

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ (مشکوٰۃ باب الاسامی)

مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے؛

یعنی عبد اللہ کے معنی اللہ کا بندہ اور عبد الرحمٰن کے معنی رحمٰن کا بندہ؛ اسی میں عبد القدوس عبد الخالق، خدا بخش، اللہ دیا، اللہ داد؛ غرض جس نام میں اللہ کی نسبت نکلے وہی نام رکھے جائیں، خصوصًا اللہ کے ایسے نام کا ذِکر ہو کہ کسی کو نہیں بولتے؛،

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ

ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ شریح نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ جب وہ اپنی قوم

Www.IslamicBooks.Website

اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَھُمْ یَکْتَنُوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکْنٰی بِاَبِی الْحَکَمِ۔

(مشکوٰۃ ۔ باب الاسامی)

کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے سنا کہ لوگ ان کو ابو الحکم کہہ کر پکارتے ہیں آپ نے ان کو بلا کر فرمایا کہ "حَکَم" تو اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا حکم ہے تو تم ابو الحکم کیوں کنیت رکھتے ہو؟

(حکم کے معنی ہیں قضیہ چکانے والا) اور یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ وہ ہر قضیہ اور جھگڑا مٹا دے، یہ اللہ ہی کی شان ہے جو آخرت میں ظہور کرے گی کہ پچھلے دین و دنیا کے سب جھگڑے صاف ہو جائیں گے، اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اسی میں وہ پایا جاتا ہے وہ کسی اور کے لئے نہیں کہنا چاہیئے، جیسے بادشاہوں کا بادشاہ، مالک سارے جہان کا، خداوند جو چاہے کر ڈالے، معبود، بڑا داتا، بے پروا، علیٰ ہٰذا القیاس۔

اَخْرَجَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ۔

(مشکوٰۃ باب الاسامی)

شرح السنۃ میں حذیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے نہ کہا کرو کہ جو اللہ چاہے اور محمد چاہے، بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ چاہے اکیلا۔

یعنی جو اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملائے، خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو اور کتنا ہی مقرب، مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ اور رسول چاہیگا

Www.IslamicBooks.Website

تو فلاں کام ہو جائے گا، کیونکہ جہان کا سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے یا فلاں کی شادی کب ہوگی؟ یا فلاں درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ اور رسول ہی جانیں، یا فلاں بات میں اللہ و رسول کا یوں حکم ہے، کیونکہ دین کی سب باتیں اللہ نے رسول کو بتادی ہیں اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا حکم کر دیا۔"

غیر اللہ کی قسم کھانی شرک ہے:

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ (مشکوٰۃ باب الایمان والنذور)

ترمذی نے ذکر کیا روایت کیا ابن عمر نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔"

وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِيتِ وَلَا بِآبَائِكُمْ۔ (مشکوٰۃ باب الایمان والنذور)

مسلم نے ذکر کیا کہ روایت کیا عبد الرحمٰن بن سمرہ نے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹے معبودوں کی قسم نہ کھایا کرو اور نہ باپ دادا کی۔"

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا

بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تم کو منع کرتا ہے کہ اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ، جس کو قسم کھانا ہو وہ

Www.IslamicBooks.Website

فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ (مشکوۃ باب الایمان والنذور) اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے"۔

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَ الْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بخاری ومسلم نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھانا چاہے اور لات وعزّیٰ کی قسم کھالے تو اس کے بعد اس کو کہنا چاہیئے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (مشکوۃ باب الایمان والنذور)

یعنی عرب کے لوگ کفر کی حالت میں بتوں کی قسم کھاتے تھے، جن مسلمانوں کے منہ سے اس عادت کے موافق قسم نکل جائے تو پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیں۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے اور اگر منہ سے نکل جائے تو توبہ کرلے اور جس کی قسم کھانے کا مشرکوں میں دستور ہے اس کی قسم کھانے سے ایمان میں خلل آتا ہے

جس جگہ کوئی بت ہو یا جاہلیت کا کوئی تہوار منایا جاتا ہو وہاں اللہ کے نام کی نذر پوری کرنا یا جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤٗدَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ضَحَّاكٍ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ۔ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ

ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ثابت بن ضحاک نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ مقام بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کریگا اس نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے؟ جو وہاں

Www.IslamicBooks.Website

يُعْبَدُ ؟ قَالُوا لَا ، قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِّنْ أَعْيَادِهِمْ ؟ قَالُوا لَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

(مشکوٰۃ باب النذور)

پوجا جاتا ہے لوگوں نے کہا نہیں، آپ نے پوچھا کیا وہاں جاہلیت کے تہواروں میں سے کوئی تہوار منایا جاتا ہے لوگوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں کسی نذر کا پورا کرنا جائز نہیں "۔

یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی منت ماننی گناہ ہے ایسی منت کو پورا کرنا نہیں چاہیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوّل تو اللہ کے سوا کسی اور کی منت نہ ماننے اور اگر مانی ہو تو پوری نہ کیجیے، کیونکہ یہ بات خود گناہ ہے پھر اس پر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر جانور چڑھائے جاتے ہوں یا پوجا کی جاتی ہو یا اور کسی طرح کا وہاں جمع ہو کر شرک کرتے ہوں ایسی جگہ اللہ کے نام کا بھی جانور نہ لے جائیں اور کسی طرح اس میں شریک نہ ہوں۔ نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے، کیونکہ ان سے مشابہت کرنی خود بری بات ہے "۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کمی بیشی کرنا منع ہے:

أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَسْجُدُ

احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کے ایک گروہ میں بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ کے اصحاب کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو

Www.IslamicBooks.Website

لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ ؟ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ۔ ؎ (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)۔

درخت اور جانور سجدہ کرتے ہیں تو ہم تو زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں، آپ نے فرمایا اپنے رب کی تعظیم کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو ؛

یعنی آدمی آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی طرح تعظیم کیجئے اور سب کا مالک اللہ ہے بندگی اسی کی کیجئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور عاجز بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے، ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے، ہم ان کے چھوٹے ہیں ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ کہ اللہ کی طرح ؛

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور مانتے ہیں چنانچہ بعض درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں اور بعض پر ہاتھی اور بعض پر بھیڑیئے، مگر آدمی کو اس کی سند نہیں پکڑنی چاہیئے، بلکہ آدمی ایسی ہی تعظیم کرے جیسی اللہ نے بتائی ہو اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں بتایا گیا، ہرگز نہ بنئے، اور کسی کی قبر پر رات بھر شیر بیٹھا رہتا ہو تو اس کو سند نہ بنایئے، کیونکہ آدمی کو جانور کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے ؛

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے

؎ اونٹ اللہ کی طرف سے مامور تھا اس لئے سجدہ کیا، وہ معذور ہے جیسے فرشتوں نے اللہ کے حکم سے آدم کو سجدہ کیا، یہ ہمارے لئے دلیل نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت سچے دل سے کرنی چاہیئے لیکن تعظیم و عبادت کا حق صرف اللہ کا ہے ؛

Www.IslamicBooks.Website

قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ، فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ، قُلْتُ لَا، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا۔

(مشکوٰۃ :۔ باب عشرۃ النساء)

روایت کیا کہ میں نے حیرہ شہر میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے راجہ کو سجدہ کرتے تھے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر میں نے عرض کیا کہ حیرہ شہر میں جاکر میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے راجہ کو سجدہ کر رہے ہیں، تو آپ زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپکو سجدہ کریں، آپ نے فرمایا اگر تم میری قبر پر گذرو گے تو کیا اس کو سجدہ کرو گے؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا پھر مجھے بھی سجدہ نہ کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں؟ سجدہ تو اسی پاک ذات کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مُردہ کو، نہ کسی قبر کو نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے ایک دن ضرور مرنے والا ہے اور جو مرگیا وہ کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار تھا پھر مر کر خدا نہیں بن گیا ہے، بندہ بندہ ہی ہے۔

شِرک کے مُشابہہ کلمات بولنے کی مُمانعت :۔

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَ

مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا بندہ اور

Www.IslamicBooks.Website

اَمَتِی، کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ، فَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ (مشکوٰۃ باب الاسامی)

میری بندی، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندی ہیں، کوئی غلام اپنے مالک کو مولا نہ کہے، تمہارا سب کا مولا اللہ ہے

یعنی میاں اپنے غلام ولونڈی کو اپنا بندہ وبندی نہ کہے اور غلام اپنے میاں کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اسی کے بندے ہیں نہ ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ مالک ؛

اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جو کسی کا حقیقت میں غلام ہے وہ بھی آپس میں یہ نہ کہیں کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا مالک ؛

پھر جھوٹ مُوٹ کا بندہ بننا اور عبد النبی اور بندہ علی اور بندۂ حضور اور پرستار خاص اور امرد پرست اور آشنا پرست اور پیر پرست اپنے تئیں کہلوانا اور ہر کسی کو خداوند خدائیگان، داتا کہہ بیٹھنا نہایت بے جا ہے اور محض بے ادبی،

اور ذرا سی بات میں یہ کہنا کہ تم ہماری جان ومال کے مالک ہو، ہم تمہارے بس میں ہیں جو چاہو کرو، محض جھوٹ اور شرک کی بات ہے ؛؛

نصاریٰ کی طرح اپنے نبی کو بڑھانا اور ان کے بارے میں غلو کرنا منع ہے :-

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ، فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ (مشکوٰۃ باب المفاخر)۔

بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حد سے مت بڑھاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نصاریٰ نے حد سے بڑھا دیا۔ میں اسکا بندہ ہی ہوں، یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ؛؛

Www.IslamicBooks.Website

یعنی جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجھے بخشتے ہیں بیان کرو وہ سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں کیونکہ بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اس سے نیچے ہیں مگر آدمی رسول ہوکر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ ہی ہونا اس کا فخر ہے کچھ اس میں خدائی کی شان نہیں آجاتی اور خدا کی ذات میں نہیں مل جاتا، یہ بات کسی بندے کے حق میں نہ کہنی چاہیئے، کیونکہ نصاریٰ ایسی ہی باتیں حضرت عیسیٰ کے حق میں کہہ کر کافر ہو گئے اور اللہ کی درگاہ سے راندہ ہو گئے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف میں حد سے نہ بڑھو تاکہ نصاریٰ کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ۔

لیکن افسوس کہ ان کی اُمت کے بے ادب لوگوں نے ان کا حکم نہ مانا اور نصاریٰ کی سی باتیں کہنے لگے کیونکہ نصاریٰ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہی کہتے تھے کہ اللہ ان کے بھیس میں ظاہر ہوا، اور وہ ایک طرح سے انسان ہیں اور ایک طرح (معاذ اللہ) خدا ہیں، یہی بات بعضوں نے حضرت کی شان میں کہہ ڈالی، چنانچہ کسی نے یوں کہا ہے ؎

فی الجملہ ہمی بود کہ می آمد و می رفت ، ہر قرن کہ دیدی
در عاقبت آں شکل عرب دار بر آمد دارائے جہاں شد

یعنی (معاذ اللہ) اللہ ہر قرن میں آتا جاتا رہا، آخر میں محمد عربی اور ملک العالم کی شکل میں ظاہر ہو گیا" اور کسی نے یوں کہا ہے ؎

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل سلمائی حدوث تو ولیلائی قدم را
تا مجمع امکان و وجوبت نہ نوشتند مورد بتعین نہ شد اطلاق اعم را

یعنی تقدیر ایک ہی سواری پر سوار ہوئی دو محمل کے ساتھ، ان میں سے ایک تیرے پیدا ہونے کی دلیل تھی اور دوسری ذات اللہ کی قدامت کی دلیل ؛ اور جب تک تقدیر کے قلم نے دنیا

Www.IslamicBooks.Website

کی تختی پر امکان اور وجوب نہیں لکھا تھا اطلاق مطلق کا مورد متعین نہیں ہوا تھا"۔

بلکہ بعض جھوٹے دغابازوں نے اس بات کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ خود آپ نے فرمایا ہے " اَنَا اَحْمَدُ بلا میم" اور اسی طرح ایک بڑی سی عربی عبارت بنا کر اور اس میں ایسی ایسی خرافاتیں جمع کرکے اس کا نام "خطبۃ الافتخار" رکھا ہے اور اس کو حضرت رسول اللہ کی طرف نسبت کیا ہے، اللہ سارے جھوٹوں کا منہ کالا کرے"۔

اور جس طرح نصاریٰ کہتے ہیں کہ سارے کاروبار اس جہان اور اُس جہان کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی ان کو مانے اور ان کی التجا کرے اس کو بندگی کی کچھ حاجت نہیں اور کچھ گناہ اس کو خلل نہیں کرتا اور کچھ حلال و حرام کا اس کے حق میں امتیاز کرنا ضروری نہیں اور وہ خدا کا سانڈ بن جاتا ہے جو چاہے کرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخرت میں اس کی شفاعت کرکے بچالیں گے، اسی طرح کا عقیدہ جاہل مسلمانوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی ہے بلکہ اُن سے اُتر کر اماموں کی اور اولیاء کی بلکہ ہر ملا اور مشائخ کی جناب میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہدایت کرے۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اِشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ،

بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضؓ نے روایت کیا کہ انھوں نے ایک غالیچہ خریدا اس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے، میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی دیکھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے روبرو توبہ کرتی ہوں

Www.IslamicBooks.Website

مَاذَا اَذْنَبْتُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہٖ النُّمْرُقَۃِ ؟ قَالَتْ قُلْتُ اِشْتَرَیْتُہَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْہَا وَتَوَسَّدَھَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہٖ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

(مشکوٰۃ باب التصاویر)

میں نے کیا گناہ کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ غالیچہ ؟ میں نے کہا آپ ہی کیلئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اسے تکیہ بنائیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں والے قیامت کے دن عذاب میں پھنسیں گے اور اُن سے کہا جائیگا کہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں میں جان ڈالو؛ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں آتے"۔

لیکن اکثر مشرک مورتوں کو پوجتے ہیں اس لئے فرشتوں کو تصویروں سے گھن آتی ہے اور پیغمبروں کو بھی ان سے نفرت ہے اور ان کے بنانے والے پر عذاب ہوگا اس لئے کہ بت پرستی کا سامان اکٹھا کرتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جاہل پیغمبروں کی یا اماموں کی یا اولیاء کی یا اپنے پیروں کی تصویروں کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے پاس برکت کے لئے رکھتے ہیں وہ محض گمراہ اور شرک میں ڈوبے ہوئے ہیں، پیغمبر اور فرشتے اُن سے بیزار ہیں، اس لئے سب تصویروں کو ناپاک سمجھ کر گھر سے دور کیجئے تاکہ پیغمبر بھی خوش ہوں اور فرشتے بھی گھر میں آئیں اور اُن کے قدم سے گھر میں برکت پھیل جائے۔

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

بیہقی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عباس نے نقل کیا کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

Www.IslamicBooks.Website

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا، اَوْقَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْقَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَایَسْتَنْفِعُ بِعِلْمِہٖ (مشکوٰۃ باب التصاویر)

ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا اس کو کسی نبی نے مارا ہوگا یا جس نے اپنے والدین کو مارا ہوگا اور تصویر بنانے والے کو اور اس عالم کو جس کے علم سے کچھ فائدہ نہ ہوا"

یعنی تصویر بنانے والا بھی ان بڑے گناہگاروں میں شامل ہے، یہاں سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھنا چاہیئے کہ یزید اور شمر نے تو پیغمبر کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر کے نواسے اور امام وقت کو مارا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قاتل جیسا گناہ ہے تو وہ اُن سے بھی بدتر ہے۔

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْلِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً۔ (مشکوٰۃ باب التصاویر)

بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون بے ادب ہوگا جو یہ ارادہ کرے کہ جیسے میں پیدا کرتا ہوں وہ بھی پیدا کرے، بھلا ایک ذرّہ، ایک دانہ، یا ایک جو تو پیدا کرلیں"

یعنی تصویر بنانے والا پردے میں اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے بنائی ہیں اس جیسی خود بنانے کا ارادہ کرتا ہے، بڑا بے ادب ہے اور اس کا یہ دعویٰ صریح جھوٹ ہے کیونکہ ایک دانے کے بنانے کی بھی قدرت نہیں محض نقل کرتا ہے"

Www.IslamicBooks.Website

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں غلو اور مبالغہ کرکے آپ کو اذیت پہونچانا:۔

وَاَخرَجَ رَزِینُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِی فَوْقَ مَنْزِلَتِی الَّتِی اَعْطَانِیْھَا اللّٰہُ تَعَالٰی، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ وَرَسُولُہٗ.

رزین نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ مجھے تم اس مرتبہ سے زیادہ بڑھاؤ جسے اللہ نے مجھے دیا ہے، میں تو وہی محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

(مشکوٰۃ باب المفاخرت)

یعنی جیسے اور سردار اپنی تعریف میں مبالغہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے نہ تھے کیونکہ اور سرداروں کو مبالغہ کرنے والوں کے دین سے کچھ کام نہیں ہوتا، خواہ درست رہے خواہ بگڑے؛ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی اُمّت کے بڑے مُربی، شفیق تھے اور ان پر بہت ہی مہربان اور رات دن ان کو اپنی اُمّت کے دین ہی کے درست کرنے کی فکر تھی، جب آپ کو معلوم ہوا کہ میری اُمّت کے لوگ مجھ سے بڑی محبت رکھتے ہیں اور بہت احسان مند ہیں اور یہ دستور ہے کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو اپنے محبوب کو خوش کرنے کے لئے اس کی تعریف میں حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اور جو شخص رسولوں کی تعریف میں حد سے بڑھے گا تو اللہ ہی کی بے ادبی کریگا اور اس سے اس کا دین بالکل برباد ہو جائے گا اور وہ پیغمبر کا اصل دشمن بن جائے گا، اس لئے فرمایا کہ مجھ کو مبالغہ اچھا نہیں لگتا، میرا نام محمد ہے نہ کہ اللہ، نہ خالق، نہ رازق، اور سب آدمیوں کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہوں اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے، مگر اور سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے

Www.IslamicBooks.Website

کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل ہیں، ان کو اللہ کا دین مجھ سے سیکھنا چاہئے :-

دُعَا

اے ہمارے مالک اپنے ایسے رحیم و کریم پیغمبر پر ہزاروں درود و سلام بھیج۔ اور انھوں نے جیسا ہم جیسے جاہلوں کو دین سکھانے میں حد سے زیادہ کوشش کی تو ہی اس کوشش کی قدر دانی کر، کیونکہ ہم تو ایک عاجز بندے ہیں، محض بے مقدور، اور جیسے تو نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو شرک و توحید کے معنی خوب سمجھائے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مضمون خوب تعلیم کیا، اور مشرک لوگوں میں سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا، اسی طرح اپنے فضل سے بدعت و سنّت کے معنی خوب سمجھا اور مُحَمَّد رَّسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی خوب سکھا دے اور بدعتی مذہبوں میں سے نکال کر سنّی پاک سنّت کا متبع کر، آمین یا رب العالمین۔

Www.IslamicBooks.Website

عَقِیدۃُ المومِن

عقیدہ ہی ایمان کی اصل بنیاد ہے اس پر ہی تمام عبادات واخلاق ومعاملات نیکی وصدقات کی قبولیت کا دارومدار ہے۔ آج اس الحادوبے دینی کے طوفان میں ادارہ دارُالسلفیہ کی عظیم ترین کتاب "عَقیدۃ المومن" روشنی کا مینار ہے۔ توحید رسالت، شفاعت، جنت ودوزخ، فرشتے، جن وشیطان، پل صراط، تقدیر، موت، حشر ونشر اور اس جیسے تمام عقائد پر مفصل عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ نہایت آسان الفاظ میں جامع ترین بیان۔ ہر مسلمان کے لئے انتہائی ضروری کتاب ہے۔

ناشِر

دارُالمعارف

۱۳۱۔ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

Rs. 30/-

Www.IslamicBooks.Website